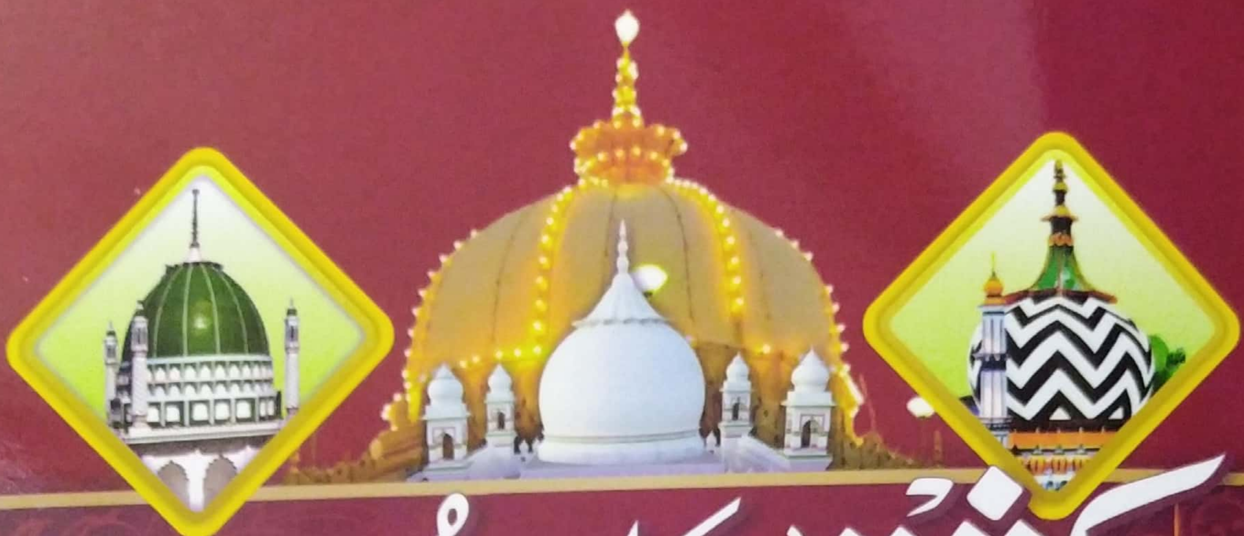


کشتیِ نجاتِ اُخروی



مرتب:

نبیرۂ مظہرِ اعلیٰ حضرت شہزادۂ شیرِ ہندوستان حشمتی

مُفتی محمد عنادِل رضا خان حشمتی

ناشر

عسکری اکیڈمی

چمنِ فاطمی خانقاہِ حسنی حسینی قادری چشتی برکاتی رضوی حشمتی

درگاہ مظہرِ اعلیٰ حضرت حشمت نگر، پیلی بھیت شریف (یوپی)



یہ وہ محفل ہے
جس میں احمد مختار آتے ہیں!

روزانہ بعد نمازِ مغرب مخدومہ معظمہ باجی صاحبہ
رضی المولیٰ تعالیٰ عنہا کے آستانۂ پاک یعنی چمنِ فاطمی
حشمت نگر، پیلی بھیت شریف میں میلادِ پاکِ مصطفیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ التحیۃ والثنا کا اہتمام ہوتا ہے۔

لہٰذا آپ حضرات سے گزارش ہے کہ شرکت فرما کر
ثوابِ دارین سے مالا مال ہوں۔اور کسی بھی اہم جائز
مقصد دینی و دنیوی کے لئے حاضری دیں اِن شاء اللہ
تبارک وتعالیٰ مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔

ایمان وعقیدے کو جِلا بخشنے والا محبتِ اہلِ بیتِ پاک کی کشتی میں سوار کر کے نجات
کے ساحل سے ہمکنار کرنے والا مبارک رسالہ

بنام

کشتئ نجاتِ اُخروی

حسبِ حکم

شہزادۂ سرکار مظہر اعلیٰ حضرت نمونۂ حضور مشاہد ملت شیخ طریقت آفت جانِ وہابیت و صلح کلیت
فاتح کشمیر حشمتی شمشیر شیر ہندوستان حضرت العلام الحاج
الشاہ مفتی **محمد ادریس رضا خان** صاحب قبلہ حشمتی دامت برکاتھم و فیوضھم المبارکہ

مرتب

نبیرۂ مظہر اعلیٰ حضرت شہزادۂ شیر ہندوستان علامہ مفتی محمد عنادل رضا خان صاحب
قبلہ حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر: عسکری اکیڈمی

چمنِ فاطمی خانقاہِ حسنی حسینی قادری چشتی برکاتی رضوی حشمتی

درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت، خانقاہِ عالیہ حشمتیہ، حشمت نگر، پیلی بھیت شریف، یوپی

موبائل نمبر: 8839247297 , 9760863598 91+

بفیضانِ کرم

وارثِ علومِ مظہر اعلیٰ حضرت جانشین ومظہرِ شیر بیشۂ اہل سنت مناظر ابن مناظر اعظم

علی الاطلاق افقہ الفقہاء فی العصر حضرت العلام الشاہ مفتی

ابوالمظفر محمد مشاہد رضا خان صاحب قبلہ حشمتی

قدس سرہٗ العزیز پیلی بھیت شریف

نام کتاب.........کشتیٔ نجاتِ اُخروی

مرتب.............حضرت مفتی عنادل رضا خان صاحب قبلہ حشمتی

کمپوزنگ..........عبیدِ ادریس محمد نقیب الرحمٰن حشمتی

طباعت بارِاول.....محرم الحرام ۱۴۴۴ھ مطابق اگست ۲۰۲۲ء

تعداد.............گیارہ سو

ملنے کے پتے

دار العلوم حشمت الرضا ۱۰۱/۲۴۶، حشمتی روڈ، کرنیل گنج، کانپور

مکتبۂ حشمتیہ، الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر، ماہم، ضلع گونڈہ

الجامعۃ الہادیۃ الحشمتیہ دار العلوم احمد عمر ڈوسا بھیونڈی 9557125320

رضا ضامن فاؤنڈیشن، متصل حشمتی مسجد، حشمت نگر، پیلی بھیت شریف، 9411283326

بزمِ محبانِ رضائے ادریس، رضا نگر، کھرپٹی، رونی سید پور، سیتامڑھی، بہار 8868968008

فہرستِ مضامین

شرفِ انتساب

فیضیابِ بارگاہِ پنجتن　　جاں نثارِ جانِ پاکِ پنجتن

فقیراس رسالہ کو اُس ذاتِ بابرکات کی جانب منسوب کرنے کا فخر حاصل کر رہا ہے جس کی زندگی کا لمحہ لمحہ عشق اہل بیت میں مستغرق تھا۔

وہ ذات والاصفات　　جس کے بحرِ عشق اہل بیت کا تلاطم روز افزوں ترقی پر رہا۔

وہ ذاتِ مجمع کمالات　　جس کے درد کا مداوا داستانِ اہل بیت تھا۔ اسی وجہ سے ''عناصر الشہادتین''، ''اوراقِ غم'' اور ''آئینۂ قیامت'' مصنّفہ حضور استاذِ زمن علیہ الرحمہ تینوں کتابیں مطالعہ میں رہا کرتی تھیں۔

وہ ذاتِ منبعِ فیوضات　　جس کی اہل بیت سے محبت وعقیدت کا عالم یہ تھا کہ حجابات اُٹھ گئے تھے اور عاشورہ کے روز بعد نماز ظہر بحالت بیداری گنبد خضریٰ شریف کی سنہری جالیوں کے نقشے سے صاف آنسو رواں دیکھے۔

وہ ذاتِ مخزنِ حسنات　　جس کو خواب میں تاجدارِ کربلا امام عالیمقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی۔ سرکار امام عالیمقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاتھ پھیلاؤ۔ ہاتھ پھیلایا تو سرکار امام نے موئے مبارک کا گُچھا عطا فرمایا۔

وہ ذاتِ بالا درجات — جو یکم محرم الحرام تا عاشورۂ مبارکہ شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی یاد میں روزہ کی پابندی فرماتی تھی اور ہر سال اِس ماہِ مبارک میں دس دیگ کا لنگر شریف بنواتی تھی۔

وہ ذاتِ معدنِ کرامات — جو جب بھی پانی پیتی مندرجہ ذیل شعر پڑھ کر روتے ہوئے پیتی تھی۔

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی — پیاسو! یہ سبیل ہے شہیدوں کے نام کی

وہ ذاتِ ستودہ صفات — جو ماہِ محرم الحرام شریف میں داستانِ شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سُنتی جاتی اور چشمانِ مبارک سے آنسو جاری ہوتے۔

وہ ذاتِ جامع اوصافِ حمیدہ — جو سرکار امام عالیمقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ پاک کی اصل نقل یعنی تعزیہ شریف اجمیر معلّٰی سے لیکر آئی اور زیارت کے لئے ہر سال ماہِ محرم الحرام شریف میں گھر کے باہر بڑے ہی ادب و احترام کے ساتھ رکھواتی تھی۔ وہ سلسلہ الحمد للہ آج بھی جاری ہے۔

وہ ذاتِ مقبولِ بارگاہِ رسالت — جب دعا کرتی اور جب مدینہ شریف یا اجمیر شریف کے لئے رختِ سفر باندھتی تو یہ شعر وردِ زباں ہوتا تھا۔

نزع میں لوٹے گا خاکِ درِ پہ شیدا نور کا — مر کے اوڑھے گی عروسِ جاں دوپٹہ نور کا

وہ ذاتِ صاحبِ کمالاتِ باطنیہ — جس کی عشقِ اہل بیت میں فنائیت کو دیکھ کر اُستاذِ زمن علیہ الرحمہ کے یہ اشعار برجستہ سطحِ ذہن پر اُبھر کر آتے ہیں۔

خواہشیں اپنی فدا کردے رضائے دوست پر
پھر میں دیکھوں چاہنے والے کا چاہا کیوں نہ ہو
جو وہ چاہیں گے وہ ہوگا اور وہ جو چاہیں کریں
رب ہی جب چاہے اُنہیں پھر اُن کا چاہا کیوں نہ ہو

وہ ذاتِ بحرِ عشق و معرفت جب اجمیر معلیٰ پہنچتی تو جتنے دن قیام رہتا وہاں چپل وغیرہ بالکل نہیں پہنتی۔

جو ذاتِ بلند مرتبت ہر ایک سینہ میں گنبد خضریٰ شریف کی ہریالی اور ہر ایک آنکھ میں کربلائے معلیٰ کی لالی دیکھنا چاہتی تھی آج اُسی ذات سراپا حسنات و برکات کی دیرینہ خواہش کے مطابق یہ کتاب منظرعام پر آئی ہے۔

میری مراد ہے

جاں نثارِ شہدائے کربلا عاشقۂ صادقۂ اہل بیت شہزادیٔ حضور شیر ہندوستان عابدہ زاہدہ مخدومہ معظّمہ باجی صاحبہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہا

چمنِ فاطمی خانقاہِ حسنی حُسینی قادری چشتی برکاتی رضوی حشمتی حشمت نگر، پیلی بھیت شریف، یوپی

جن کا وصال پاک ۱۵؍صفر المظفر ۱۴۴۲ھ مطابق ۳؍۱ اکتوبر ۲۰۲۰ء بروز شنبہ کو ہوا۔ اور اُن کی بارگاہِ ناز سے فیض و کرم کا ایسا باڑہ بٹ رہا ہے کہ وصالِ پاک کو دو سال بھی مکمل نہ ہو پائے کہ تقریباً دو سو سے زائد لوگوں کی منتیں، مرادیں پوری ہو چکیں۔ جن میں کوئی آسیب زدہ تھا تو کوئی کاروباری پریشانی میں تھا۔ کوئی کئی سال سے اولاد کے لئے پریشان تھا تو کوئی کسی خطرناک مرض میں گرفتار تھا۔ لہٰذا منقبت کے طور پر اگر یہ شعر پڑھا

جائے تو بے جانہ ہوگا۔

فقیر و بے نواؤ اپنی اپنی جھولیاں بھرلو   کہ باڑا بٹ رہا ہے فیض پر سرکار عالی ہے

مولیٰ تبارک و تعالیٰ خانوادۂ مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالخصوص شہزادگانِ مظہر اعلیٰ حضرت اَطَالَ اللّٰہُ عُمرَھُم وَ فَضْلَھُم بِالصِّحَّۃِ وَ الْعَافِیَۃِ کو دینِ حسنی حسینی یعنی سُنّیت و رضویت و حشمتیت کی نشر و اشاعت، ترویج و تبلیغ کی خاطر صحتِ روحانی و جسمانی کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے اور نظرِ بد و حسدِ حاسدین سے محفوظ و مصئون رکھے۔ آمین۔ بِجَاہِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَ سَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَ عَلَیْھِمْ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

فقط: فقیر محمد عنادل رضا خان حشمتی

خانقاہِ عالیہ حشمتیہ درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت، حشمت نگر، پیلی بھیت شریف

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیبِہِ الکَرِیم

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صلّٰی عَلَیہِ وَ سَلَّمَا

وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَ صَحبِہٖ اَبَدَ الدُّھُورِ وَ کَرَّمَا

حضور کی محبت عینِ ایمان ہے!

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
اِن سانہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

(از قلم سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرّہٗ)

محترم قارئین! اس فانی اور زوال پذیر دنیا میں فنا ہونے والی ہماری اس فانی زندگی کی بقاو تحفظ کے لئے جس طرح پانی اور ہواوغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے اور بغیر اس کے ہماری زندگی باقی بھی نہیں رہ سکتی۔ بالکل اسی طرح ہمارے ایمان کی بقاو تحفظ کے لئے بھی حضور مختارِ کائنات سید المرسلین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت والفت اس سے بھی کئی گنا زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ بلکہ سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت ہی کا نام ایمان ہے۔ اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت کا تمام جہان پر غالب ہونا ضروری ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۠ (سورۂ توبہ شریف، آیت نمبر ۲۴، پارہ ۱۰) یعنی (اے میرے محبوب) تم فرماؤ

اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے (یعنی عذاب) اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

(کنز الایمان شریف)

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مقام پر مذکورہ بالا آیت کریمہ نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو، وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہیں دے گا، اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۳۰، صفحہ ۳۰۹)

ایمان کی جان سرکار رسول کریم علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم کا فرمان عالیشان ہے: لَایُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی اَکُونَ اَحَبَّ اِلَیهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (بخاری شریف، جلد اول کتاب الایمان صفحہ ۱۰۴)

یعنی تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

اس حدیث پاک نے تو یہ بات صاف فرما دی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔

حدیثِ مذکور کو تحریر فرما کر ایک جگہ سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے درد بھرے انداز میں تحریر فرماتے ہیں:

کاش مسلمان اتنا ہی کریں کہ اللہ ورسول کی محبت وعظمت کو ایک پلہ میں رکھیں اپنے ماں باپ کی الفت وعزت کو دوسرے میں۔ پھر دشمنان و بدگویانِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اتنا ہی برتاؤ کریں جو اپنی ماں کو گالیاں دینے والے کے ساتھ برتتے ہیں تو یہ صلح کلی، یہ بے پرواہی، یہ سہل انگاری، یہ نیچری ملعون تہذیب سدِّ راہِ ایمان نہ ہو ورنہ ماں باپ کی محبت وعزت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت وعزت سے زائد ہو کر ایمان کا دعویٰ محض باطل اور اسلام قطعاً زائل۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَایُـفْتَـنُـوْنَ (یعنی) کیا لوگ اس گھمنڈ میں پڑ گئے کہ وہ صرف اتنا کہنے پر کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دئے جائیں گے اور اُن کی آزمائش نہ ہوگی۔ زبان سے سب کہہ دیتے ہیں کہ ہاں ہمیں اللہ ورسول کی محبت وعظمت سب سے زائد ہے مگر عملی کارروائیاں آزمائش کرا دیتی ہیں کہ کون اس دعویٰ میں جھوٹا اور کون سچا۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۲۱، صفحہ ۱۷۷)

مسند احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے: عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰـهُ تَـعَالیٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَ عَلیٰ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَ حَتّٰی یُقْذَفَ فِی النَّارِ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ نَجَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ وَ لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَ وَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

(مسند احمد شریف حدیث نمبر ۱۳۱۸۳)

یعنی حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک ایسا نہ ہو جائے کہ اللہ اور اس کا رسول اس کو باقی سب چیزوں کی بہ نسبت زیادہ محبوب ہو جائیں اور وہ کفر سے نجات پانے کے بعد اس کی طرف لوٹنے کی بہ نسبت آگ میں پھینکے جانے کو زیادہ پسند سمجھے اور کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، والد اور تمام لوگوں کی بہ نسبت زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

ایک مرتبہ خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان پر کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب تر ہیں۔تو اس پر اللہ کے پیارے رسول جانِ ایمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَنْ یُّؤْمِنَ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ۔ (کتاب الشفاء جلد دوم، صفحہ ۵۷) یعنی تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ میں اسے اس کی جان سے زیادہ بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ان مقدس کلمات کا ایسا اثر ہوا کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً بول اُٹھے یا رسول اللہ اُس ذاتِ پاک کی قسم جس نے آپ کو حق وصداقت کے ساتھ کتابِ ہدایت دیکر مبعوث فرمایا ہے اب تو آپ مجھے میری جان، مال، اولاد اور عالم کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ پھر اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اب تمہارا ایمان مکمل ہو گیا۔

مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

جس کے دل میں حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سچی محبت ہو گی وہ

اُن کے بدگو کی کبھی بھی وقعت نہ کر سکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو، جسے حضور نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں گے وہ اُن کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت کرے گا اگرچہ اُس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو۔ للہ! اپنے رب کی بات سنو۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اور اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے: لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ط اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ط رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ (سورۂ مجادلہ شریف، آیت نمبر۲۲، پارہ۲۸)

یعنی تو نہ پائے گا اُنہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ اُن کے دل میں اُن کی محبت آنے پائے جنہوں نے خدا اور رسول سے مخالفت کی چاہے وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد فرمائی اور اُنہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ہمیشہ رہیں گے اُن میں، اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہی لوگ اللہ والے ہیں۔ سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔

گستاخانِ رسول سے قطعِ تعلق کرنے پر خدائی انعامات

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مقام پر آیتِ مذکورہ کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

''اِس آیت کریمہ میں صاف فرما دیا کہ جو اللہ یا رسول اللہ کی جناب میں

گستاخی کرے مسلمان اُس سے دوستی نہ کرے گا۔ جس کا صریح مفاد یہ ہوا کہ جو اُس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا۔ پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح ارشاد فرمایا کہ باپ، بیٹے، بھائی، عزیز، سب کو گِنایا۔ یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں معظم یا کیسا ہی بالطبع محبوب ہو، ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے، اس کی وقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہوگے۔ مولیٰ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لئے بس تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا، اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دِلاتا ہے کہ اگر اللہ و رسول کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا، کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

(۱) اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کردے گا جس میں ان شاء اللہ تعالیٰ حُسنِ خاتمہ کی بِشارتِ جلیلہ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا۔

(۲) اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

(۳) تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

(۴) تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے، خدا والے ہو جاؤ گے۔

(۵) منہ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کروڑوں درجے افزوں۔

(۶) سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔

(۷) یہ کہ فرماتا ہے: میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی۔ بندے کے لئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ اُن سے راضی وہ اللہ سے راضی۔"

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۳۰، صفحہ ۳۱۲)

ہم ہیں اُن کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تری سمت اور وسیلہ کیا ہے

قیامت کی تیاری

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث پاک مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے سوال کیا کہ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ؟ یارسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ عالمِ ماکانَ وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اُس کی کیا تیاری کی ہے؟ اُس شخص نے جواب میں عرض کیا کہ میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ میں نے اللہ اور اُس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے محبت کی ہے۔ اس پر حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تم اُن کے ساتھ ہو جن سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اتنا کسی چیز نے خوش نہیں کیا جتنا حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اِس فرمان نے خوش کیا۔

صاحبِ تفسیر کبیر حضرت امام رازی علیہ رحمۃ الباری نے اپنی عربی تفسیر کے الجزء الرابع کے صفحہ ۲۳۱ ر پر اسی حدیث پاک کو تحریر فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ ایک اعرابی تھے۔ اُنہوں نے غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے سوال کیا کہ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ؟ یارسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ تو رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا: مَا اَعْدَدْتَ لَھَا تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اعرابی نے بارگاہِ رسالت مآب علیٰ صاحبہا وعلیٰ آلہٖ افضلُ الصلوٰۃِ والتحیۃ میں عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَعْدَدْتُ کَثِیْرَ صَلَاۃٍ وَّ لَا صِیَامٍ اِلَّا اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ یعنی اے اللہ کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) میرے پاس اس کے

لئے کوئی تیاری نہیں، نہ نمازوں کا ذخیرہ ہے اور نہ ہی روزوں کا مگر میں اللہ و رسول جلّ جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ بس صرف یہی تیاری ہے۔
اُن اعرابی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اِن باتوں کو سُن کر اللہ کے پیارے رسول مالکِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

مدارج النبوۃ، جلد اول، صفحہ ۵۲۱/ پر محقق علی الاطلاق سید المحققین حضور سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ القوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا ۔۔۔ جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں

یہ قدرتی بات ہے کہ انسان جس سے محبت رکھتا ہے اُس محبوب سے محبت رکھنے والوں سے اور اُس محبوب سے نسبت رکھنے والی تمام چیزوں سے محبت کرتا ہے۔ لہٰذا حضور پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے محبت رکھنے والے آپ کی اولاد، آپ کے اصحاب، آپ کے اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ہر اُس چیز کو جس کا روحانی یا جسمانی تعلق آپ سے ہے دل و جان سے محبوب رکھتے ہیں۔ کیونکہ اُن کی محبت عین محبت رسول ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ اور جو بد بخت شقی القلب محروم القسمت اُن میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی بغض و عداوت رکھے یا اُن کی توہین و بے ادبی کرے۔ چاہے وہ زبان سے ہو یا تحریر سے، وہ ایمان سے محروم اور دشمنِ خدا و رسول ہے۔ جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے

بد بخت و بد باطن دشمنِ خدا و رسول کا مکمل بائیکاٹ کریں، نہ اُن کے یہاں جائیں اور نہ اُنہیں اپنے یہاں آنے دیں، ایسے لوگوں سے کسی طرح کا کوئی تعلق ہرگز نہ رکھیں۔

اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں　　دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

صحبت کا اثر

حضور آقائے نعمت امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں: بیشک بد مذہب آگ ہیں اور صحبت مؤثر اور طبیعتیں سرّاقہ اور قلوب منقلب۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَ جَلِیْسِ السُّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَ نَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اَمَّا اَنْ یُّحْذِیَکَ وَ اَمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَ اَمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا طِیْبَةً وَ نَافِخُ الْکِیْرِ اَمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَکَ وَ اَمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا خَبِیْثَةً۔ رَوَاهُ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ الْاَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ۔ نیک ہم نشیں اور بد جلیس کی مثال یونہی ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھونکتا ہے۔ مشک والا یا تو تجھے مشک ہبہ کرے گا یا تو اس سے خریدے گا اور کچھ نہ ہو تو خوشبو تو آئے گی، اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تو اُس سے بد بو پائے گا۔ اسے بخاری و مسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَثَلُ الْجَلِیْسِ السُّوْءِ کَمَثَلِ صَاحِبِ الْکِیْرِ اِنْ لَّمْ یُصِبْکَ مِنْ سَوَادِهٖ اَصَابَکَ مِنْ دُخَانِهٖ۔ رَوَاهُ عَنْهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیْ۔ یعنی بد کی صحبت ایسی ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ کپڑے کالے نہ ہوئے تو دھواں جب بھی پہنچے گا۔ اسے ابوداؤد اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حاصل یہ کہ اشرار کے پاس بیٹھنے سے آدمی نقصان ہی اُٹھاتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔
(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۶، صفحہ ۷۱۸، ۷۱۹)

بدمذہبوں، بددینوں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے کے تعلق سے حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب مستطاب فتاویٰ رضویہ شریف سے ملاحظہ فرماتے چلیں!

''رافضی وغیرہ بدمذہبوں میں جس کی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو وہ تو مرتد ہے اس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافرِ ذمی کے مانند بھی برتاؤ جائز نہیں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اُٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہا تمام معاملات میں اُسے بعینہٖ مثل سوئر کے سمجھیں۔'' (فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۲۴، صفحہ ۳۲۰)

سچے محبانِ اہل بیت کے لئے نعمتیں

پیارے سنی مسلمان بھائیو! خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ اہل بیت اطہار اور صحابۂ سید الابرار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت عین محبت رسول ہی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دل میں ان نفوسِ قدسیہ کی محبت کا چراغ جلائے رکھیں اور اُسے کسی طرح مدھم نہ ہونے دیں۔ یہ ہماری بات نہیں بلکہ خود ہم سب کے آقا و مولیٰ مالک رقاب الامم فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا حکم ہے۔

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں: سچے محبانِ اہل بیت کرام کے لئے روزِ قیامت نعمتیں برکتیں راحتیں ہیں طبرانی کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: اَلْزِمُوْا مَوَدَّتَنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّہٗ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ وَ ھُوَ یَوُدُّنَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَایَنْفَعُ اَحَداً عَمَلُہٗ اِلَّا بِمَعْرِفَۃِ حَقِّنَا ہم اہل بیت کی محبت لازم پکڑو کہ جو اللہ

سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائے گا قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی کو اُس کا عمل نفع نہ دے گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد۲۲، صفحہ۴۲۲)

حضور پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: وَاللّٰہِ لَایَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلِ نِ الْاِیْمَانَ حَتّٰی یُحِبَّھُمْ لِلّٰہِ وَ لِقَرَابَتِھِمْ مِنِّیْ۔

یعنی خدا کی قسم کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ ہوگا جب تک اُن سے (اہلبیت سے) اللہ کے لئے اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔

(ترمذی شریف، حدیث نمبر ۳۷۵۸۔ مشکوٰۃ شریف، حدیث نمبر ۶۱۵۶۔ مسند احمد شریف، حدیث نمبر ۱۳۹۹)

نیز ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہے: اَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ۔

یعنی مجھ سے محبت رکھتے ہو تو اس بنا پر میرے اہل بیت سے بھی محبت کرو۔

(ترمذی شریف، جلد دوم، صفحہ ۷۹۸)

دیکھئے ایک حدیث پاک میں اہل بیت کی محبت کو ایمانِ کامل اور دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت کا دارومدار محبتِ اہل بیت کو قرار دیا جارہا ہے۔ کیونکہ اہل بیت اطہار سے محبت حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت کا بیّن ثبوت ہے۔ اور حضور کی محبت تمام مخلوقِ خدا پر فرض ہے۔ تو اہل بیت اطہار کی محبت بھی فرض ہوئی۔

جس کی محبت ناقص اُس کا ایمان ناقص

امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک ایمان افروز صلح کلت سوز عبارت ملاحظہ فرمائیں!

"کون سا سنی ہوگا جسے واقعہٗ ہائلہ کربلا کا غم نہیں یا اس کی یاد سے اُس کا دل محزون اور آنکھ پُرنم نہیں ہاں مصائب میں ہم کو صبر کا حکم فرمایا ہے جزع فزع کو شریعت منع فرماتی ہے اور جسے واقعی دل میں غم نہ ہو اوسے جھوٹا اظہارِ غم ریا ہے اور قصداً غم آوری وغم پروری خلافِ رضا ہے جسے اس کا غم نہ ہو اوسے بیغم نہ رہنا چاہیئے بلکہ اس غم نہ ہونے کا غم چاہیئے کہ اوس کی محبت ناقص ہے اور جس کی محبت ناقص اوس کا ایمان ناقص۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ شریف غیر مترجم، جلد۹ جزو[ب]، صفحہ۱۳۸)

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد۲۴، صفحہ۴۸۷)

اہلِ بیت نبوت اور قرآنِ پاک

حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اہل بیت کے تعلق سے ارشادِ خداوندی ہوتا ہے: اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ۚ (سورۂ احزاب شریف، آیت نمبر۳۳، پارہ۲۲) اے نبی کے گھر والو اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمائے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔ (کنز الایمان شریف)

شانِ نزول

مذکورہ آیتِ کریمہ میں اہل بیت سے کون لوگ مراد ہیں اس بارے میں مفسرین کرام کے کئی اقوال ہیں بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ اہل بیت میں سرکار دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات بھی داخل ہیں۔ اُن کی دلیل یہ ہے کہ اسی آیت کریمہ کے بعد ہے وَاذۡکُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ

وَالْحِکْمَۃِ یعنی اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت۔ اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے رہائشی مکان میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن ہی رہائش پذیر تھیں۔ یہ قول حضرت سیدنا ابن عباس اور حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے۔ مگر اکثر مفسرین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک اہل بیت سے پنجتنِ پاک مراد ہیں۔ اسی لئے اہل بیت کا لفظ اکثر حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے شائع و مشہور ہے۔ اس سلسلے میں ہم احادیث کریمہ پیش کرتے ہیں۔ مسلم شریف میں ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آیت تطہیر کے متعلق جو روایت بیان کرتی ہیں وہ یہ ہے: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ غَدَاۃً وَ عَلَیْہِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فَاَدْخَلَہٗ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَیْنُ فَدَخَلَ مَعَہٗ ثُمَّ جَاءَ تْ فَاطِمَۃُ فَاَدْخَلَھَا ثُمَّ جَاءَ عَلِیٌّ فَاَدْخَلَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ (صحیح مسلم شریف، حدیث نمبر ۶۲۶۱)

یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صبح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ پر کالے اون کے بالوں کی مخطط چادر تھی پس حضرت حسن بن علی آئے حضور نے اُنہیں اپنی چادر میں داخل فرمالیا۔ پھر حضرت امام حسین آئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ چادر میں داخل ہوگئے۔ پھر حضرت فاطمہ آئیں اُنہیں بھی داخل فرمالیا۔ پھر حضرت علی آئے اُنہیں بھی داخل فرمالیا۔ پھر فرمایا (آیت کریمہ تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے) اے نبی کے گھر والو! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اور تم کو خوب خوب پاک وصاف فرمادے۔

دوسری روایت حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَبِیْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَ عَلیٰ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَ عَلیٰ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَیْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَ عَلِیٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَ اَنَا مَعَهُمْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلیٰ مَكَانِكِ وَ اَنْتِ عَلیٰ خَیْرٍ۔ (ترمذی شریف، جلد۲، صفحہ ۴۸۵، حدیث نمبر ۳۲۰۵)

یعنی حضرت عمر بن ابی سلمہ جو ربیب ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے، اُنہوں نے کہا جب آیت کریمہ ''اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ'' نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں حضرت فاطمہ اور حضرت حسن اور حضرت حسین کو بلایا اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی اور آپ کے پیچھے حضرت علی تھے پھر ان پر بھی چادر ڈال دی۔ پھر حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خدا کی بارگاہ میں عرض کیا یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے ہر قسم کی آلودگی دور کر کے خوب پاکیزہ فرما دے۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں بھی اُن کے ساتھ ہوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے مکان پر ہو اور خیر پر ہو۔

رجس کیا ہے؟

آیت کریمہ میں لفظ ''رجس'' آیا ہے جس کا ترجمہ گندگی کیا گیا ہے۔ آیئے سمجھیں کہ رجس کیا ہے۔ تفسیر خازن میں ہے: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ

اَلرِّجْسُ عَمَلُ الشَّیْطَانِ مَالَیْسَ لِلّٰہِ فِیْہِ رِضًا وَ قِیْلَ الشَّکُّ وَ قِیْلَ السُّوْءُ۔ یعنی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رِجس عملِ شیطان ہے اور ہر وہ کام ہے جو رضائے الٰہی کے خلاف ہو اور ایک قول یہ ہے کہ رجس شک ہے اور ایک قول ہے کہ رجس برائی کو کہتے ہیں۔ بہر حال یہ مسلم امر ہے کہ رجس گناہ اور برائی اور ہر اس کام کو کہتے ہیں جو رضائے خداوندی کے خلاف ہو۔ اور یہ قرآن وحدیث کی نصوص اور مفسرین کے اقوال سے ثابت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضراتِ اہل بیت اطہار کو رِجس سے مکمل طور پر علیٰحدہ کر کے طاہر ومطہر فرما دیا ہے اور تمام اعتقادی وعملی ناپاکیوں اور برائیوں سے بالکل پاک اور منزہ فرما کر قلبی صفائی، اخلاقی ستھرائی اور تزکیۂ ظاہر وباطن کا وہ اعلیٰ مقام عطا فرما دیا ہے جس کی وجہ سے وہ دوسروں سے ممتاز وفائق ہیں۔

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

ائمۂ دین اولیائے کاملین علمائے عاملین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ ساداتِ کرام بحمد اللہ تعالیٰ خباثتِ کفر سے محفوظ ومصئون ہیں جو واقعی سید ہے اُس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اے نبی کے گھر والو! اور تمہیں خوب پاک کر دے ستھرا کر کے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۱۵، ۷۳۱)

برادرِ اعلیٰ حضرت حضور استاذِ زمن علیہ رحمۃ ذی المنن فرماتے ہیں۔

اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں   آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہل بیت

ارشادِ خداوندی ہے: قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبیٰ

یعنی تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

(سورۂ شوریٰ شریف، آیت نمبر ۲۳، پارہ ۲۵)

شانِ نزول

صاحبِ تفسیر کبیر حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ والرضوان تفسیر کشاف کے حوالے سے لکھتے ہیں: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ وَّ فَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا ۔یعنی جب یہ آیت (قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى) نازل ہوئی تو صحابۂ کرام نے بارگاہِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے وہ کون رشتہ دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کر دی گئی ہے۔ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ علی، فاطمہ اور ان کے دونوں فرزند (امام حسن اور امام حسین) ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر کشاف سے ایک طویل حدیث نقل کرتے ہیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيْدًا جو اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا اُس نے شہادت کی موت پائی۔ اور فرمایا: اَلَا وَ مَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ آگاہ ہو جاؤ! جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا وہ اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔ پھر فرمایا: اَلَا وَ مَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ تَائِبًا سُن لو! جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا وہ تائب ہو کر فوت ہوا۔ اور فرمایا: اَلَا وَ مَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤْمِنًا مُّسْتَكْمِلَ الْاِيْمَانِ خبردار ہو کر سن لو! جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوگا وہ مکمل

ایمان کے ساتھ فوت ہوگا۔ پھر فرمایا: اَلا وَ مَنْ مَّاتَ عَلیٰ حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّۃِ ثُمَّ مُنْکَرٌ وَ نَکِیْرٌ خوب اچھی طرح سن لو! جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا اُسے حضرت عزرائیل علیہ السلام اور پھر منکر نکیر جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ اور فرمایا: اَلا وَ مَنْ مَّاتَ عَلیٰ حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ یُزَفُّ اِلَی الْجَنَّۃِ کَمَا تُزَفُّ الْعَرُوْسُ اِلیٰ بَیْتِ زَوْجِھَا آگاہ ہو جاؤ! جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا اُسے ایسی عزت کے ساتھ جنت روانہ کیا جاتا ہے جیسے دولہن دولہا کے گھر بھیجی جاتی ہے۔ پھر فرمایا: اَلا وَ مَنْ مَّاتَ عَلیٰ حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فُتِحَ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ بَابَانِ اِلَی الْجَنَّۃِ جان لو! جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا اُس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور فرمایا: اَلا وَ مَنْ مَّاتَ عَلیٰ حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ جَعَلَ اللّٰہُ قَبْرَہٗ مَزَارَ مَلَائِکَۃِ الرَّحْمَۃِ آگاہ ہو جاؤ! جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو ملائکہ رحمت کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔ پھر اُس کے بعد آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: اَلا وَ مَنْ مَّاتَ عَلیٰ حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَی السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ خبردار ہو کر سن لو! جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا وہ مسلک اہل سنت و جماعت پر فوت ہوا۔ (تفسیر کبیر، جلد ۲۷، صفحہ ۳۹۰)

سبحان اللہ! مولیٰ تبارک وتعالیٰ اہل بیت کی محبت میں زندگی عطا فرمائے اور اُنہی کی محبت میں خاتمہ بالخیر عطا فرمائے۔ آمین۔

کس زباں سے ہو بیانِ عزوشانِ اہل بیت   مدح گوئے مصطفیٰ ہے مدح خوانِ اہل بیت

اہل بیت اور سخاوت

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے تو سرکارِ دو عالم مالک کونین صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم چند صحابہٗ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ تو کسی صحابی نے یا خود حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشورہ دیا کہ تمہارے فرزند بیمار ہیں تو اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ نذر مان لو۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ اور حضرت فاطمہ اور آپ کی لونڈی حضرت فِضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تین روزوں کی نذر مانی۔ دونوں شہزادے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت جلد صحت یاب ہو گئے تو ان تینوں حضرات نے روزے رکھ لئے۔ مگر کاشانۂ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اُس دن کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔ حضرت مولیٰ علی شمعون خیبری یہودی کے پاس گئے اور تین صاع جَو بطور قرض لے آئے۔ حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک تہائی حصہ جَو اپنے ہاتھ سے پیسا اور پانچ آدمیوں کے حساب سے شام کی روٹیاں تیار فرمالیں اور افطار کے وقت کھانا سامنے لاکر رکھ دیا۔ ابھی افطار کرنے کی تیاری ہی تھی کہ اچانک ایک شخص نے کاشانۂ مولیٰ پر آواز دی کہ اے اہل بیتِ رسول اللہ! میں ایک مسکین مسلمان ہوں، بھوکا ہوں، تمہارے دروازے پر آیا ہوں، اللہ کے نام پر کچھ کھانا دے دو، اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کے خوانوں پر کِھلائے گا۔ یہ سن کر اُن مقدس حضرات نے وہ ساری روٹیاں اس مسکین کے حوالے کر دیں اور خود پانی پی کر روزہ افطار کر لیا اور سو گئے۔ دوسرے روز پھر روزہ رکھا اور ایک تہائی جَو کی روٹیاں بنائیں۔ اور جب افطار کرنے بیٹھے تو پھر دروازے پر دستک ہوئی اور کوئی آواز دینے والا آواز دے رہا ہے کہ اے اللہ کے رسول کے گھر والو! میں یتیم ہوں، بھوکا ہوں، مجھے اللہ کے لئے کچھ کھانا دے دو۔ ان حضرات نے پھر تمام روٹیاں اس یتیم کو دے دیں اور خود پانی پی کر روزہ افطار کر لیا۔ تیسرے روز پھر روزہ رکھا اور بقیہ جَو کو پیس کر روٹیاں بنائیں کہ اچانک پھر

ایک سائل نے آواز دی۔ اے اہل بیت اطہار! میں اسیر (قیدی) ہوں، بھوکا ہوں، اللہ کے لئے کچھ کھانا دے دو۔ تیسرے روز بھی ان حضرات نے تمام کی تمام روٹیاں اس قیدی کو دے دیں اور خود پانی سے روزہ افطار کرلیا۔ اور خداوند قدوس کا شکرادا کیا کہ اب ہماری نذر پوری ہوگئی۔

چوتھے روز صبح اُٹھے تو بھوک کی شدت اور ضعف سے چلنے پھرنے کی طاقت نہ تھی۔ حضرت مولیٰ علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ الکریم نے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہاتھ پکڑا اور حضور مالک کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں لے گئے۔ دونوں صاحبزادے بھوک کی شدت کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اُن کو دیکھا تو رنج پیدا ہوا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاشانہ پر تشریف لائے۔ اس وقت حضرت سیدہٗ کائنات رضی المولیٰ تعالیٰ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اُن کو دیکھا تو بہت بے قرار ہوگئے۔ یہاں تک کہ آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ اسی وقت حضرت جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ کے اہل بیت کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ اُن کی شان میں اپنے مقدس کلام میں فرمارہا ہے: يُوفُونَ بِالنَّذرِ وَ يَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيرًا ۝ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِينًا وَّ يَتِيمًا وَّ اَسِيرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُورًا ۝

(سورۂ دہر شریف، آیت نمبر ۷، ۸، ۹ پارہ ۲۹)

یعنی اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی پھیلی ہوئی ہے۔ اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔ اُن سے کہتے ہیں ہم تمہیں

خاص اللہ تعالیٰ کے لئے کھانا دیتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔

(کنزالایمان شریف)

اللہ اللہ کیا شانِ سخاوت ہے مالکِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے گھرانے کی کہ خود مالک و مولیٰ رب العالمین جل جلالہٗ قرآنِ مجید میں تعریف و توصیف بیان فرمارہا ہے۔ سبحان اللہ! ایسی سخاوت کہ تین دن تک لگاتار صرف پانی سے اِفطار فرمایا مگر سائل کو واپس نہیں لوٹایا۔ اور کیوں نہ ہو کہ گھرانہ کس کا ہے۔ امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

اور فرماتے ہیں:

مانگیں گے مانگے جائیں گے منھ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

اور فرماتے ہیں:

کل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

برادرِ اعلیٰ حضرت حضور اُستاذِ زمن علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

منگتا تو ہے منگتا کوئی شاہوں میں دِکھادے جس کو مِرے سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو
آتا ہے اُنہیں فقیروں پہ پیار کچھ ایسا خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

اہل بیت پر درودِ پاک

سرکار امام الانبیاء سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین پر درود بھیجنا فرض ہے۔ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر حضور سیدی سرکار اعلیٰ

حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ایمان افروز وہابیت و تطہیریت سوز فتویٰ نقل کرتا چلوں مع سوال و جواب ملاحظہ فرمائیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ صلاۃ جو بعد اذان بلفظ ''الصَّلاۃُ وَ السَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' پڑھی جاتی ہے مخالف کہتا ہے کہ یہ فعل قرآن شریف اور حدیث شریف کے باہر ہے اور شارع اسلام کے خلاف ہے یا کوئی مجھے بتائے کہ فرض ہے یا واجب یا سُنّت ہے یا مستحب اور یہ فعل نیم مولوی کا ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اس کو امام بنانا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: مخالف جھوٹا ہے اور شریعت مطہرہ پر افترا کرتا ہے ثبوت دے شرعِ مطہر نے اسے کہاں منع فرمایا ہے کہ خلافِ شرع کہتا ہے ہاں وہ فرداً مستحب ہے اور اصلاً فردِ فرض ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝ (سورۂ احزاب شریف، آیت نمبر ۵۶، پارہ ۲۲) بیشک اللہ اور اُس کے سب فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر اے ایمان والو! درود بھیجو اُن پر اور خوب سلام عرض کرو۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم)

رب عزوجل کا حکم مطلق ہے اس میں کوئی استثناء فرمادیا ہے کہ مگر اذان کے بعد نہ بھیجو جب پڑھا جائے گا اسی حکمِ الٰہی کا اِمتثال ہوگا فلہٰذا ہر بار درود پڑھنے میں ادائے فرض کا ثواب ملتا ہے کہ سب اُسی مطلق فرض کے تحت میں داخل ہے تو جتنا بھی پڑھیں گے فرض ہی میں شامل ہوگا نظیر اس کی تلاوتِ قرآنِ کریم ہے کہ ویسے تو فرض ایک ہی آیت ہے اور اگر ایک رکعت میں سارا قرآنِ عظیم تلاوت کرے تو سب فرض ہی میں داخل ہوگا اور فرض ہی کا ثواب ملے گا سب فَاقْرَءُوْا مَاتَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (پس پڑھ قرآن سے جو تمہیں آسان ہے۔ت) کے اطلاق میں ہے۔ آج کل ایسا انکار

کرنے والے کوئی نہیں مگر وہابیہ اور وہابیہ کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۵، صفحہ ۴۲۲)

سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مبارک فتویٰ آپ نے ملاحظہ فرمالیا۔ اب ذرا یہ بھی دیکھتے ہوئے چلیں کہ آج کے دور میں سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب نسبت جوڑ کر اور اپنے آپ کو رضوی و بریلوی لکھنے والے مولوی تطہیر ٹانڈوی نے اپنی کتاب ''ذکرِ خدا اور امام احمد رضا'' کے صفحہ ۳۴ ر پر لکھا ہے کہ

''آج کل نماز پڑھنے کے بعد مدینے شریف کی طرف منھ کر کے ہاتھ باندھ کر حضور پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا جو دستور ہے اس کو بھی کبھی کبھی چھوڑنا چاہئے خاص کر علماء کو تاکہ لوگ اس کو نماز کا حصہ یا فرض و واجب نہ سمجھنے لگیں۔''

مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہم غلامانِ اعلیٰ حضرت کو تمام فتنوں اور گمراہوں، گمراہ گروں سے بچنے اور اُن سے دور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ نے ابھی ملاحظہ فرمایا کہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجنا اصلاً فرض ہے اور فرداً مستحب۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تبعیت میں آپ کے آل واصحاب اور اُمت پر بھی درود شریف بھیجا جاسکتا ہے۔ یعنی آپ کے نامِ اقدس کے بعد آپ کی آل واصحاب واُمت کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عظمت شان کے تعلق سے ارشادِ خداوندی ہے: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝

(سورۂ احزاب شریف، آیت نمبر ۵۶، پارہ ۲۲)

یعنی بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے پر۔ اے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنز الایمان شریف)

شانِ نزول

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) قَدْ عَلَّمنا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ آپ پر سلام کس طرح پڑھیں اب آپ فرمائیں کہ ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں تو فرمایا یوں کہو اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کی آل پر جیسا کہ درود بھیجا تو نے حضرت ابراہیم اور اُن کی آل پہ بیشک تو حمد و بزرگی والا ہے۔

ایک روایت میں فرمایا یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یعنی اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمایا ابراہیم پر بیشک تو حمد و بزرگی والا ہے۔

غور فرمائیں صحابۂ کرام نے اپنے سوال میں یہ دریافت نہیں کیا کہ آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کیسے درود بھیجیں بلکہ صرف آپ پر درود بھیجنے کی کیفیت پوچھی مگر آپ نے اپنی تبعیت میں اپنے اہل بیت کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ بلکہ جس درود میں آپ کے ساتھ آپ کے اہل بیت کو نہ ملایا جائے اُسے ناقص قرار دیا۔ کامل درود وہ ہے جس میں آپ کے ساتھ آپ کے اہل بیت کا نام بھی شامل ہو چنانچہ فرمایا:

لَا تُصَلُّوْا عَلَيَّ الصَّلٰوةَ الْبَتْرَاءَ فَقَالُوْا وَ مَا الصَّلٰوةُ الْبَتْرَاءُ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ تُمْسِكُوْنَ بَلْ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ (الصواعق المحرقہ، صفحہ ۴۹۵)

مجھ پر ناقص درود نہ بھیجا کرو۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! ناقص درود کون سا ہے؟ فرمایا تم کہتے ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ اور یہیں رُک جاتے ہو بلکہ یوں کہا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ یعنی سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آلِ پاک کا نام لئے بغیر پڑھنا ناقص ہے اور آل کے نام کے ساتھ پڑھنا کامل درود شریف ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلَاۃً لَمْ یُصَلِّ فِیْھَا عَلَیَّ وَ عَلیٰ اَھْلِ بَیْتِیْ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ۔ (امام پاک اور یزید، صفحہ ۲۴۶)

حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو نماز پڑھے اور اس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھے اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

چنانچہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک تشہد میں آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر درود پڑھنا واجب ہے۔ اس تعلق سے اُن کے یہ اشعار بہت ہی مشہور ہیں:

یَا اَھْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُبُّکُمْ فَرْضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَہٗ
یَکْفِیْکُمْ مِنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ اِنَّکُمْ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکُمْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ

(الصواعق المحرقہ، صفحہ ۵۰۱)

یعنی اے اہل بیت رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) اللہ تعالیٰ نے آپ کی محبت کو فرض قرار دیا ہے اُس قرآن میں جس کو اُس نے نازل کیا ہے۔ آپ کی عظمت و شان کے لئے یہی کافی ہے کہ جس نے تم پر درود نہیں پڑھا اس کی نماز ہی قبول نہیں۔

دیلمی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک حضور علیہ الصلاۃ والسلام اور اہل بیت پر درود نہ پڑھا جائے دعا قبولیت سے رُکی رہتی ہے۔ (الصواعق المحرقہ،صفحہ۵۰۱)

ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ جو شخص ہم اہل بیت پر درود پڑھ کر پورا پورا ثواب کا وزن لے کر خوش ہونا چاہتا ہے وہ کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بہر حال حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا صلاۃ وسلام میں اپنے اہل بیت اطہار کا اپنے ساتھ ملانا اُن کی عظمت شان کی بہت بڑی دلیل ہے۔

شانِ اہل بیت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

آقائے نعمت دریائے رحمت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

محبتِ آلِ اطہار کے بارے میں متواتر حدیثیں بلکہ قرآنِ عظیم کی آیتِ کریمہ ہے: قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ۔اُن سے فرمادیجئے (لوگو!) اس دعوت حق پر میں تم سے کچھ نہیں مانگتا مگر رشتہ کی الفت ومحبت۔اُن کی محبت بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان کا دین ہے۔اور اُس سے محروم ناصبی خارجی جہنمی ہے۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔مگر محبتِ صادقہ نہ روافض کی سی محبتِ کاذبہ جنہیں ائمہ اطہار فرمایا کرتے تھے خدا کی قسم تمہاری محبت ہم پر عار ہوگی۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم،جلد۲۲،صفحہ۴۲۱۔ غیر مترجم،جلد۹،صفحہ۱۶۶)

دیلمی نے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو تین باتیں سِکھاؤ اپنے نبی کی الفت و محبت، اہل بیت اطہار کی محبت اور قرآن کریم کی قرأت۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ ۵۷۷)

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم :وَعَدَنِیْ رَبِّیْ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ مَنْ اَقَرَّ مِنْھُمْ بِالتَّوْحِیْدِ وَ لِیْ بِالْبَلَاغِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَھُمْ ۔میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے جو شخص اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائے گا اُسے عذاب نہ فرمائے گا۔اس کو روایت کیا ہے حاکم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسے صحیح کہا۔ (فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد۲۳، صفحہ۲۴۶)

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم :اَوَّلُ مَنْ یَّرِدُ عَلَی الْحَوْضِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ مِنْ اُمَّتِیْ ۔سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنے والے میرے اہل بیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے والے۔اسے روایت کیا ہے دیلمی نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد۲۳، صفحہ۲۴۶)

ابو القاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں :سَأَلْتُ رَبِّیْ لَا یُدْخُلُ اَحَدًا مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ النَّارَ فَاَعْطَانِیْھَا ۔میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد۱۵، صفحہ۲۳۱)

بیہقی امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے اور ابو الشیخ و دیلمی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ

حَقَّ عِتْرَتِیْ وَالْاَنْصَارِ وَالْعَرَبِ فَھُوَ لِاَحْدٰی ثَلٰثٍ اِمَّا مُنَافِقًا وَ اِمَّا لِزِنْیَۃٍ وَ اِمَّا لِغَیْرِ طُھُوْرٍ ۔یعنی جو میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین علتوں سے خالی نہیں۔یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد۲۲، صفحہ ۴۲۰)

حافظ ابن عساکر کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد میری اور میرے اہل بیت کی محبت ہے۔ (مناقب اہل بیت صفحہ ۹۱)

کوئی بندۂ مومن کامل نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اُس کو اس کی جان سے زیادہ پیارا نہ ہوں اور میری اولاد اس کو اپنی جان سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہل اس کو اپنے اہل سے زیادہ محبوب نہ ہوں اور میری ذات اس کو اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ (شعب الایمان)

دیلمی نے روایت کیا کہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا جو مجھ سے توسل کی تمنا رکھتا ہو اور یہ چاہتا ہو کہ اس کو میری بارگاہِ کرم میں روزِ قیامت حق شفاعت ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ میرے اہل بیت کی نیازمندی کرے اور اُن کو ہمیشہ خوش رکھے۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ ۵۸۸)

دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا تم میں زیادہ بہتر وہ ہے جو میرے بعد میرے اہل بیت کے لئے بہتر ثابت ہو۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ ۶۲۲)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دنیا میں اولادِ عبد المطلب یا اولادِ بنی ہاشم یعنی اہل بیت سے کچھ نیکی یا اچھا سلوک یا احسان کیا پھر وہ

اہل بیت اُس کا بدلہ نہ دے سکے تو قیامت کے روز اس سید کی طرف سے میں پورا پورا بدلہ عطا کروں گا۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ ۲۹۷)

حاکم اور دیلمی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان چیزوں کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور دین دونوں کی حفاظت فرمائے گا۔ اور جو شخص ان باتوں کو ضائع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کسی کام کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔ ایک اسلام کی عزت، دوسرے میری عزت، تیسرے میرے قرابتداروں اور اہل بیت کی عزت۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ ۲۶۹)

دیلمی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص میری اولاد کے متعلق مجھے اذیت دے گا اس پر سخت غضب الٰہی نازل ہوگا۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ ۶۲۱)

دیلمی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے دیا ہے اس سے لطف اندوز ہو تو اسے چاہئے کہ میرے اہل بیت کے بارے میں میرا اچھا جانشین بنے۔ اور جو اُن کے بارے میں میرے بعد اُن کا اچھا جانشین نہ ہوا تو اُس کی عمر کاٹ دی جائے گی اور وہ قیامت کے دن میرے پاس روسیاہ ہو کر آئے گا۔
(الصواعق المحرقہ صفحہ ۶۲۱)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ قَالَ وَ ھُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْکَعْبَۃِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَھْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مَثَلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَھَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا ھَلَکَ۔

یعنی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے اس حال میں کہا کہ وہ کعبہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خبردار تم لوگوں میں میرے اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح کی طرح ہے جو شخص اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو شخص اس سے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

(مشکوٰۃ شریف، حدیث نمبر ۶۱۸۳، صفحہ ۵۷۳)

حضور ساقی کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت حوض کوثر پر آئیں گے اور میری امت میں جو شخص اُن سے محبت کرے گا وہ دو انگلیوں کی طرح اُن کے ساتھ اکٹھا ہو گا۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۵۱۶)

محبّ طبری نے روایت کی ہے کہ مومن اور متقی اہل بیت سے محبت رکھتا ہے اور منافق اور شقی اہل بیت سے بغض رکھتا ہے۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۶۷)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اہل بیت کے کسی آدمی سے بغض رکھا وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۹۴)

طبری نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر جو میرا اجر مقرر کیا ہے وہ میرے اہل بیت سے محبت کرنا ہے اور میں کل تم سے ان کے بارے میں دریافت کروں گا۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۵۳)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو نعمتیں اللہ تعالیٰ تم کو دے رہا ہے اُن کے باعث اُس سے محبت رکھو اور مجھ سے خدائے تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے محبت رکھو اور میری محبت کی وجہ سے

میرے اہل بیت سے محبت رکھو۔ (ترمذی شریف، جلد دوم، صفحہ ۷۹۸)

حضرت ابوبکر خوارزمی کے حوالے سے روایت نقل کی گئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تشریف لائے تو آپ کا رخِ انور اس طرح طلعت بار تھا جیسے چاند کا دائرہ۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسرت کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا: مجھے میرے پروردگار کی طرف سے بشارت دی گئی ہے کہ میرے چچازاد بھائی علی اور میری چہیتی بیٹی فاطمہ کو اللہ تعالیٰ نے رشتۂ زوجیت میں منسلک فرما کر رضوانِ خازنِ جنت کو حکم فرمایا کہ وہ جنتی درخت طوبیٰ کو ہلائے اور اس کے گرنے والے تمام پتے محبانِ اہل بیت کی تعداد کے مطابق اُٹھا لئے جائیں۔ پھر طوبیٰ کے نیچے نور سے فرشتے پیدا کئے اور وہ پتے اُن فرشتوں کو دیئے گئے۔ پس جب قیامت قائم ہوگی تو فرشتے تمام مخلوقات میں ندا فرمائیں گے اور محبانِ اہل بیت میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہ ہوگا جسے وہ پتہ نہ دیا جائے اور اس پتے پر محبانِ اہل بیت کے لئے جہنم سے رہائی کے بارے میں لکھا ہوگا۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۸۵)

طبرانی اور حاکم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا: لَوْ اَنَّ رَجُلاً صَعِدَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلّٰى وَ صَامَ ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِاَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ) دَخَلَ النَّارَ یعنی اگر کوئی شخص بیت اللہ شریف کے ایک گوشہ اور مقام ابراہیم کے درمیان چلا جائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے پھر وہ اہل بیت کی دشمنی پر مر جائے تو جہنم کی آگ میں جائے گا۔

(الخصائص الکبریٰ، جلد دوم، صفحہ ۸۴۷۔ الشرف المؤبد صفحہ ۹۲)

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے اہل بیت پر ظلم کرنے والے، اُن سے جنگ کرنے والے اور اُنہیں بُرا کہنے والے ان سب پر جنت حرام کردیا ہے۔ (الخصائص الکبریٰ، جلد دوم، صفحہ ۴۹۶۔ الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۹۵)

طبرانی نے بیان کیا ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: تم اور تمہارے اہل بیت اور تمہارے چاہنے والے جنہوں نے میرے صحابہ کو گالی دینے کی بدعت اختیار نہیں کی وہ حوضِ کوثر پر سیراب اور سفید رو ظاہر ہوں گے۔ اور تمہارے دشمن پیاسے اور سر اُٹھائے ہوئے آئیں گے۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۶۶)

حضور مالکِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا آلِ محمد سے ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور مجھ سے اور میرے اہل بیت سے محبت رکھنا سات خطرناک مقامات پر فائدہ بخش ہے۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۶۷)

محبّ طبری نے شرف النبوۃ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں اور اہل بیت جنت کا درخت ہیں اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں۔ جو اُن سے وابستہ رہے وہ اپنے رب کی طرف راستہ پائے گا۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۸۰)

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سب سے زیادہ پُل صراط پر ثابت قدم رہنے والا وہ شخص ہوگا جو میرے اہل بیت اور میرے اصحاب کی محبت میں زیادہ مضبوط وقوی اور سخت ہوگا۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ ۶۲۴)

حضور نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا جس نے

میرے اہل بیت کو بُرا بھلا کہا تو وہ اللہ تعالیٰ اور اسلام سے مرتد ہو گیا۔ اور جس نے میری اولاد کو تکلیف دی اس پر اللہ کی لعنت ہوگی۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۹۵)

حضور نبیٔ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا: آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی معرفت دوزخ کے عذاب سے نجات کا باعث ہے اور محبت رکھنا آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے، پُل صراط سے گزر جانے کی سند ہے اور ولایت آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی، امان ہے عذاب سے۔

(شفاء شریف، جلد دوم، صفحہ ۹۷)

حضور شفیع محشر مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز میں چار قسم کے آدمیوں کی شفاعت کروں گا۔ ایک وہ جو میری ذریت کی عزت کرے گا۔ دوسرے وہ جو اُن کی ضروریات کو پورا کرے گا۔ تیسرے جب وہ کسی کام میں پریشان ہو جائیں تو اُن امور کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سرگرمِ عمل ہو جائے۔ اور چوتھے وہ جو اپنے دل اور زبان سے اُن کا چاہنے والا ہو۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۹۲۔ مناقب اہل بیت صفحہ ۷۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اِنَّ فَاطِمَةَ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَهَا اللّٰهُ وَ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ۔ بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کر دیا۔ (فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۱۵، صفحہ ۷۳۱)

ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ لِاَنَّ اللّٰهَ فَطَمَهَا وَ ذُرِّيَّتَهَا عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ فاطمہ اس لئے نام ہوا کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس

کی نسل کو روزِ قیامت آگ سے محفوظ فرمادیا۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد۱۵، صفحہ۲۳۷)

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم :یَا عَلِیُّ اِنَّ اَوَّلَ اَرْبَعَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اَنَا وَ اَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَ ذَرَارِیْنَا خَلْفَ ظُھُوْرِنَا۔اے علی! سب میں پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہوں گے میں ہوں اور تم، حسن اور حسین اور ہماری ذریتیں ہمارے پس پشت ہوں گی۔اسے روایت کیا ہے ابن عسا کر نے حضرت علی سے اور طبرانی نے کبیر میں ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد۲۳، صفحہ۲۴۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک علیہ وعلیٰ آلہ التحیۃ والثناء نے فرمایا تم لوگ کسی کے واسطے کھڑے نہ ہو مگر حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اور اُن کی اولاد کے لئے کھڑے رہا کرو۔ (الخصائصِ الکبریٰ، جلد دوم، صفحہ۴۹۷)

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پوچھا گیا حضور کو اپنے اہل بیت میں زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حسن اور حسین۔اور حضور دونوں صاحبزادوں کو حضرت زہرا سے بلوا کر سینے سے لگا لیتے۔اور اُن کی خوشبو سونگھتے۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم و بارک وسلم۔ (فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد۸، صفحہ۶۰۹)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں: حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَ اَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ۔حسین میرا اور میں حسین کا، اللہ دوست رکھے اُسے جو حسین کو دوست رکھے، حسین ایک نسلِ نبوت کی اصل ہے۔

یہ حدیث کس قدر محبت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ایک بار نام لے کر تین

بار ضمیر کافی تھی مگر نہیں ہر بار لذتِ محبت کے لئے نام ہی کا اعادہ فرمایا۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۲۴، صفحہ ۴۸۷)

عظمتِ اولیائے کرام وشہدائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

بقلم: حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرات (اولیائے کرام) کامل طور پر حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے رضا جو ہو جاتے ہیں تو خود اللہ تبارک وتعالیٰ بکمالِ کرم ان حضراتِ اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا رضا جو ہو جاتا ہے۔ یہ حضرات سچے دل سے سچے طور پر اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو چاہتے ہیں تو خود اللہ تبارک وتعالیٰ ان حضرات کو چاہتا ہے پھر ان حضرات کا یہ مرتبہ ہو جاتا ہے کہ جو یہ چاہتے ہیں وہی خدا چاہتا ہے اس لیے کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔ یہ اولیائے کرام اپنے اپنے وقت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے مظہر اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نائب ہوتے ہیں۔ ان اصفیائے عظام کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صدقے میں لوح محفوظ پر مطلع فرما دیتا ہے اور اپنے احکامِ تکوینیہ کا علم بھی عطا فرما دیا کرتا ہے۔ یہ حضرات دنیوی مصائب وآفات کا مقابلہ کرنے کے لیے صرف اسی قدر تدبیریں اور کوششیں کرتے ہیں جس قدر اپنے لیے ام الکتاب لوح محفوظ میں مقدر دیکھ لیتے ہیں اور جس تکلیف وشدت کے لئے ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ علم الٰہی میں ہمارے لیے قضائے مبرم یعنی نہ ٹلنے والا حکم ہے پھر یہ برضا وخوشی اس کو برداشت کرنے کے لئے اپنا سر تسلیم خم کر دیا کرتے ہیں۔ ان مصائب وشدائد پر یہ حضرات صرف صبر وتسلیم ہی سے کام نہیں لیتے بلکہ خلوصِ قلب کے ساتھ اس پر راضی بھی ہوتے ہیں اور ان مصیبتوں اور تکلیفوں پر اللہ تبارک و

تعالیٰ کا شکر بھی بجالاتے ہیں کہ ربّ کریم ورحیم جل جلالہٗ کا احسان ہے کہ اس نے تحفۂ محبت سے ہم کو نوازا۔ یہ حضرات مصیبت کو راحت سے افضل و بہتر جانتے ہیں کہ اس لحاظ سے کہ دونوں اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی بھیجی ہوئی ہیں۔ دوست جو تحفہ بھیجے وہ چاہنے والے کو محبوب ہی ہوتا ہے۔ مصیبت وراحت دونوں برابر ہیں کہ ہر چہ از دوست می رسد نیکوست لیکن اس لحاظ سے کہ راحت میں نفس کو بھی خوشی ہوتی ہے اور مصیبت پر صرف رب تبارک و تعالیٰ ہی کی رضا ہوتی ہے ان کے نزدیک راحت سے زیادہ محبوب مصیبت ہوا کرتی ہے۔

انہیں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں حضور پرنور مرشد برحق اعلیٰ حضرت قبلہ امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت مولانا الشاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منجھلے بھائی حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب قبلہ فرماتے ہیں:

بیخودِ دیدار کی تربت پہ میلا کیوں نہ ہو
ان کے جلوے کا تماشائی تماشا کیوں نہ ہو

وقت جلوہ بیخود و مدہوش شیدا کیوں نہ ہو
یہ تماشا ہو تو پھر ایسا تماشا کیوں نہ ہو

نیم جلوے سے منور کردیئے دونوں جہاں
کیوں نہ ہو اے آفتاب عالم آرا کیوں نہ ہو

دیکھنے والے کی آنکھیں بند ہونی چاہئیں
پھر میں دیکھوں پردے والوں کا نظارا کیوں نہ ہو

خواہشیں اپنی فدا کردے رضائے دوست پر
پھر میں دیکھوں چاہنے والے کا چاہا کیوں نہ ہو

موت اور ان کی گلی کی صدقے ایسی موت پر
زندگی کا لطف اس مرنے سے پیدا کیوں نہ ہو

جو وہ چاہیں گے وہ ہوگا اور وہ جو چاہیں کریں
رب ہی جب چاہے انہیں پھر انکا چاہا کیوں نہ ہو

اپنی ہستی سدِ راہ وصلِ جاناں ہے حسنؔ
ہم اگر گم جائیں تو پھر ان سے ملنا کیوں نہ ہو

اور حضرت سیف اللہ المسلول مولانا الشاہ ابوالوقت محمد ہدایۃ الرسول صاحب لکھنوی قادری برکاتی ابوالحسینی احمد رضائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اور میرے اور سارے

جہاں کے آقا و مولیٰ حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سرکار عرش وقار میں یوں عرض کرتے ہیں:

ترِی الفت میں مر مٹنا شہادت اس کو کہتے ہیں
ترے کوچے میں ہونا دفن جنت اس کو کہتے ہیں
کٹانا سر کو تیری راہ میں اور اُف نہیں کرنا
زباں میں تیرے جاں دادوں کی ہمت اس کو کہتے
ولایت امتحانِ دوست میں ثابت قدم رہنا
بلاؤں سے نہ گھبرانا کرامت اس کو کہتے ہیں
ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصور میں ترے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں
تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا
حقیقت معرفت اہل طریقت اس کو کہتے ہیں
تمہارے غیر کے خطرے سے کرنا پاک باطن کو
شہا سب اولیاء غسلِ طہارت اس کو کہتے ہیں
زہے طغیاں کہ دریا سے نبی کے پیارے بچوں کو
نہ دی اک بوند پانی کی شقاوت اس کو کہتے ہیں
سگِ درگاہ جیلاں مجھ کو حق کردے تو شاہوں سے
کہوں دنیا کے کتّو! بادشاہت اس کو کہتے ہیں
ترا سائل ترا منگتا ترا عاشق ترا شیدا
ترا خادم ترا بندہ ہدایت اس کو کہتے ہیں

اس پاک مبارک گروہِ اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حضراتِ خلفائے اربعہ راشدین ہادین مہدیین حضرت سیدنا صدیق اکبر وحضرت سیدنا عمر فاروق اعظم وحضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین وحضرت سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ وحضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے۔ میدان کربلا میں جو حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے شمار کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں ان میں مختصراً محض چند کرامات جلیلہ آپ حضرات کے ایمانوں کو تازہ کرنے کے لیے سُناتا ہوں:

روایت ہے کہ محرم الحرام ۶۰ھ کی نویں تاریخ گزر کر جب دسویں شب آتی ہے جس کی صبح کو میدانِ کربلا میں وہ قیامت کبریٰ قائم ہونے والی ہے جس کی نظیر پیش کرنے سے عالم کی تاریخیں عاجز ہیں تو حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیمّم سے عشا کی نماز باجماعت اپنے ہمراہیوں شوقِ شہادت کے متوالوں کے ساتھ ادا فرما کر حکم دیتے ہیں کہ تمام خیموں کی طنابیں باہم ایک کی دوسری طنابوں میں داخل کر کے سب خیموں کو قریب قریب کرلیا جائے اور گرداگرد چاروں طرف خندق کھود کر جنگل کی لکڑیاں ڈال کر اس میں آگ روشن کردی جائے اور آنے جانے کے لیے صرف ایک راستہ رکھا جائے تاکہ دشمن شب کو خیموں پر کسی طرف سے حملہ نہ کرنے پائیں، حکم کی تعمیل کی جاتی ہے خیموں کے گرداگرد خندق میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں اُن کی تپش سے ننھے بھوکے پیاسے بچوں کی پیاس میں اور ترقی ہوگئی ہے، جو راستہ چھوڑ دیا گیا ہے اس پر کرسی بچھی ہوئی ہے اس پر جوانان جنت کے سردار تشریف فرما ہیں۔ سامنے بھائی بھتیجے بھانجے بیٹے اور جاں نثار ہمراہی حاضر ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ شب کا وقت ہے ابن زیاد بدنہاد کے لشکر کا ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا آتا ہے خبیث کہتا ہے اے حسین! تم کو آخرت کی آگ

سے پہلے دنیا ہی کی آگ نے جلدی سے لے لیا۔ حضور مالک تسنیم وکوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے پیارے نواسے رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: یہ کون ہے؟ خادمانِ جانباز عرض کرتے ہیں اے فرزند رسول اللہ! جبیرہ کلبی ہے اجازت ہوتو ابھی اس گستاخی کی اس کو سزا دی جائے۔ فرماتے ہیں: اللہ کا انتقام اس سے بہت زیادہ سخت ہے، اس کے بعد اس بدبخت سے ارشاد فرماتے ہیں تو مجھ کو آگ سے ڈراتا ہے میں تو اس رب کے حضور جارہا ہوں جو کریم ہے۔

پھر اپنے رب جل جلالہٗ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اے رب اس کو آخرت سے پہلے دنیا میں بھی جلادے۔ فوراً ہی اس کا گھوڑا اس کو سر کے بل اسی خندق میں ڈال دیتا ہے، منادی آسمان سے ندا کرتا ہے اے رسول اللہ کے نواسے! دعا کا قبول ہونا آپ کو مبارک ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ اسی شب عاشورہ میں حضرت سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شقی وخبیث فرزند عمرو کے لشکر میں مالک بن عروہ جب جبیرہ کلبی کا یہ واقعہ سنتا ہے تو وہ ہنستا ہے کہتا ہے اس کا گھوڑا آگ دیکھ کر بھڑک گیا ہوگا، جبیرہ سنبھل نہ سکا ہوگا، خندق میں گر پڑا ہوگا، اس میں حسین کی قبولیت دعا کو کیا دخل ہے۔ میں تو شہسوار ہوں شریر سے شریر گھوڑے پر جب پٹڑی جمالیتا ہوں تو وہ بھی میرے اشاروں پر چلتا ہے میرا گھوڑا بھی ایسا نہیں جو آگ کو دیکھ کر یا شعلوں کی گرمی سے بھڑک جائے، میں جاتا ہوں اور حسین سے وہی بات کہتا ہوں دیکھوں تو مجھے اُن کی دعا آگ میں کیوں کر گراتی ہے۔

خبیث شقی اپنے گھوڑے پر سوار آتا ہے، کہتا ہے اے حسین! تم نے تو اس جہاں کی آگ سے پہلے اسی جہاں میں اپنے گرد آگ بھڑکالی۔ حضرت سیدنا سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''کَذِبْتَ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ'' یعنی اے خدا کے دشمن تو جھوٹا ہے۔ فدائیانِ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم میں سے حضرت مسلم بن عوسجہ اسدی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں اے جنت کے جوانوں کے آقا اجازت ہو تو جس ناپاک منہ سے اس نے یہ گستاخی بکی ہے اسی منہ میں تیر ماردوں؟ مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شہزادے فرماتے ہیں: میں لڑائی میں سبقت کرنا نہیں چاہتا، تم میرے چاہنے والے بکمال بے نیازی میری ناز برداری فرمانے والے رب قدیر جل جلالہ کی قدرت دیکھو، پھر اپنے رب جل جلالہ سے عرض کرتے ہیں: اے اللہ اس کو جہنم کی آگ سے پہلے آگ کی سزا دے۔ فوراً ہی اس خبیث کے گھوڑے کا پیر ایک سوراخ میں جا پڑتا ہے گھوڑا جھک پڑتا ہے لگام اس مردک کے ہاتھ سے چھوٹ جاتی ہے، گھوڑے سے نیچے گر پڑتا ہے مگر ایک پاؤں رکاب میں پھنسا رہ جاتا ہے، اسی حالت میں گھوڑا دوڑ دوڑ کر اس کو مار ڈالتا ہے۔ پھر کھڑے ہو کر پھریری لیتا ہے اس کا جو پاؤں رکاب میں پھنس گیا تھا وہ نکل جاتا ہے، اسی کا گھوڑا اس کی مردار لاش کو اپنی ٹاپوں سے ٹھوکریں مار مار کر اسی آگ میں ڈال دیتا ہے۔

حضور امام الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہو جاتے ہیں اور اپنے رب جل جلالہ کی نعمت جلیلہ کا اعلان فرماتے ہیں اور باآوازِ بلند اپنے رب کریم سے عرض کرتے ہیں: اَللّٰھُمَّ نَحْنُ اَھْلُ بَیْتِ رَسُوْلِکَ وَعِتْرَتُہٗ وَذُرِّیَّتُہٗ فَانْصِفْنَا مِنْ ھٰؤُلَآءِ الظَّالِمِیْنَ ”یعنی اے اللہ ہم تیرے رسول کے گھر والے اور ان کے خاندان والے اور ان کی اولاد ہیں ہماری داد ان ظالموں سے لے۔ ابن اشعث بھی لشکر اشقیا میں سے نکل آیا ہے مالک بن عروہ کا آگ میں گرنا دیکھ کر خود بھی جل رہا ہے، حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دُعا سُن کر بھڑک اُٹھتا ہے، کہتا ہے اے حسین تم کو رسول خدا سے کیا قرابت ہے کہ ہر وقت قرابت رسول کا دم مارا کرتے ہو۔ یہ حضرت ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نسب پاک پر گندا نجس حملہ تھا۔ قلبِ پاک دُکھ جاتا ہے، عرض

کرتے ہیں اے رب! یہ ابن اشعث تیرے رسول سے میرے نسب کو قطع کرتا ہے، مجھ کو تیرے رسول کا فرزند نہیں جانتا، آج ہی اس کو ذلت وخواری کے ساتھ ہلاک کر، وہ خبیث قہقہہ لگاتا ہوا، ٹھٹھے اُڑاتا ہوا وہاں سے ہٹتا ہے اسی وقت اس کو پاخانہ پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ گھوڑے سے اتر کر قضائے حاجت کے لیے بیٹھتا ہے فوراً ہی اس کی شرمگاہ پر ایک بچھوڈنک مار دیتا ہے اور وہ شقی اپنے پیشاب پاخانے میں ہی تڑپ تڑپ کر ذلت و رسوائی کے ساتھ ننگا جہنم میں پہنچا۔

ایک اور چوتھی روایت ہے کہ اسی شب عاشورہ میں ایک خبیث جس کا نام جَعُدِ قرنی تھا، آتا ہے، کہتا ہے اے حسین! تم دیکھ رہے ہو دریائے فرأت کیسی موجیں مار رہا ہے کیسا ٹھنڈا میٹھا پانی ہے سوّر اور کتّے بھی پی کر سیراب ہو رہے ہیں لیکن اللہ کی قسم تم کو اور تمہارے بچوں کو پانی کا قطرہ بھی ہرگز نہ دیں گے یہاں تک کہ پیاس کی شدت میں تڑپ تڑپ کر تم ہلاک ہو جاؤ۔ ننھے ننھے بچوں کی پیاس کا طعنہ سُن کر امام الصابرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چشمان مبارک میں آنسو ڈبڈبا آتے ہیں، عرض کرتے ہیں: اَللّٰهُمَّ اَمِتْهُ عَطْشَانًا یعنی اے اللہ اس کو پیاسا مار۔ وہ خبیث اپنے ناپاک لشکر میں واپس جاتا ہے، اپنے خیمے کے پاس پہونچ کر گھوڑے سے اترتا ہے، گھوڑا بھاگتا ہے، وہ پکڑنے دوڑتا ہے، پیاس اس پر غالب ہوتی ہے، پیاس پیاس پکارتا ہے، خبیثوں کے لشکر میں پانی کی کیا کمی ہے، دریائے فرأت پر قبضہ ہے، اشقیا اس کے منہ میں پانی ڈالتے تھے لیکن وہ بحکم الٰہی پانی نہیں پی سکتا تھا۔ آخر پیاس ہی کی شدت میں تڑپ تڑپ کر داخل جہنم ہوا۔ جس وقت پیاسی تلواروں کے زخم کھاتے ہیں وہ جسم نازنین جو مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دوشِ اقدس پر سوار ہوا کرتا تھا، تیروں سے چھلنی ہو جاتا ہے۔ وہ جسم پاک جو بچپن میں حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سینۂ اقدس پر لیٹا کرتا تھا

نیزوں سے مشتبک ہو جاتا ہے، بدن اقدس کا مبارک خون جس میں اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مقدس خون شامل ہے نچڑ جاتا ہے، گھوڑے پر تشریف رکھنے کی طاقت نہیں رہتی ہے، تو وہ فاطمہ کا چمکتا ہوا چاند، علی مرتضیٰ کا دمکتا ہوا سورج، وہ عرش الٰہی کا تارا زمین پر گرتا ہے، ملأِ اعلیٰ میں کہرام پڑ جاتا ہے، عرش اعظم لرزنے لگتا ہے نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ عرض کرنے والے معصوم فرشتے میدانِ کربلا کی طرف ٹکٹکی باندھے ہوئے اِنِّیٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ کے نظارے دیکھنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ جمعہ کا دن ہے، ظہر کا وقت شروع ہو گیا ہے، روایت ہے کہ اسی حالت میں امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیال فرماتے ہیں کہ نماز ظہر ادا کر کے اپنے رب سے ملوں، وضو کے لیے پانی کہاں، جہاں پر پڑے ہوئے ہیں اسی جگہ اپنے دونوں طرف زمین پر ہاتھ مار کر تیمّم فرماتے ہیں اور اٹھنے کی طاقت نہیں، بیٹھنے کی قوت نہیں، اسی طرح فرش خاک پر پڑے پڑے اپنے رب جل جلالہ کی عبادت اس سے راز و نیاز میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اشارے سے نماز ادا فرما رہے ہیں۔

آہ! اسی حالت میں حصین بن تمیم خبیث تاک کر تیر مارتا ہے جو سیدھا سید الصابرین امام الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تالو میں پیوست ہو جاتا ہے، امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس تیر کو کھینچ کر نکالتے ہیں، آہ! آہ!! اس دہن اقدس سے جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چوما کرتے تھے، خون کا فوّارہ جاری ہو جاتا ہے، حضور سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں اے اللہ اس نے میری نماز قطع کر دی تو اس کو پیاسا کر دے، اس خبیث کو پیاس کی زیادت اور بھوک کی شدت ہوتی ہے، اس مردود کا پیٹ گرمی سے تپنے لگتا ہے، اس ناپاک کی پیٹھ سردی سے اکڑنے لگتی ہے، چلّانے لگتا ہے ہائے پیاس، ہائے گرمی، ہائے بھوک، ہائے سردی۔ اس کے آگے آگ جلائی

جاتی ہے، اس کی پیٹھ پر ٹھنڈے پانی کی مشکیں بہائی جاتی ہیں، پانچ پانچ آدمیوں کے پیٹ بھر کر کھانے اور پینے کے لائق ستو، دودھ اور پانی پی جانے پر بھی بھوک اور پیاس میں تڑپتا رہتا تھا، آخر اس کا پیٹ پھٹ گیا اور فی النار والسقر ہو گیا۔

اِن کرامتوں سے ثابت ہو گیا کہ وہ جو خارجی ناصبی وہابی بکتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجبور و بے کس و بے بس ہو کر شہید ہوئے۔ قطعاً غلط و باطل ہے۔

اِن واقعات سے روشن ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے محبوب نواسے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضا کا طالب تھا، وہ میدان کربلا میں بھی اپنے پیارے رسول کے پیارے فرزند کی جنبشِ لب کو دیکھ رہا تھا، اگر اُف فرمادیتے تو بحکم الٰہی لشکر اشقیا پر آسمان سے آگ برسنے لگتی۔

وہ اگر کربلا کی تپتی ہوئی زمین پر ٹھوکر مار دیتے تو بحکم خداوندی زمینِ کربلا سے جنت کی نہر نکل آتی۔

بہاروں پر ہیں آج آرائشیں گلزار جنت کی
سواری آنے والی ہے شہیدان محبت کی
علی کے پیارے خاتونِ قیامت کے جگر پارے
زمیں سے آسماں تک دھوم ہے ان کی سیادت کی
شہید ناز کی تفریح زخموں سے نہ کیوں کر ہو
ہوائیں آتی ہیں ان کھڑکیوں سے باغ جنت کی
نہ ہوتے گر حسین ابن علی اس پیاس کے بھوکے
نکل آتی زمینِ کربلا سے نہر جنت کی
مگر مقصود تھا پیاسا گلا ہی ان کو کٹوانا

کہ خواہش پیاس سے بڑھتی رہے رویت کے شربت کی
زمین کربلا پر آج مجمع ہے حسینوں کا
جمی ہے انجمن روشن ہیں شمعیں نور و طلعت کی
یہ وہ شمعیں نہیں جو پھونک دیں اپنے فدائی کو
یہ وہ شمعیں نہیں رو کر جو کاٹیں رات آفت کی
یہ وہ شمعیں ہیں جن سے جانِ تازہ پائیں پروانے
یہ وہ شمعیں ہیں جو ہنس کر گذاریں شب مصیبت کی
ہوائے یار نے پنکھے بنائے پر فرشتوں کے
سبیلیں رکھی ہیں دیدار نے خود اپنے شربت کی
یہ وقتِ زخم نکلا خوں اُچھل کر جسم اطہر سے
کہ روشن ہوگئی مشعل شبستان محبت کی
گلا کٹوا کے بیڑی کاٹنے آئے ہیں امت کی
کوئی تقدیر تو دیکھے اسیران مصیبت کی
ادھر چلمن اٹھی حُسن ازل کے پاک جلوؤں سے
ادھر چمکی تجلی بدر تابانِ رسالت کی
سرِ بے تن تن آسانی کو شہر طیبہ میں پہنچا
تن بے سر کو سرداری ملی ملک شہادت کی
حسنؔ سنی ہے پھر افراط و تفریط اس سے کیوں کر ہو
ادب کے ساتھ رہتی ہے روش ارباب سنت کی

ایک اور روایت بھی سُن لیجئے! ایک صاحب ہیں جن کا نام عبداللہ یمنی ہے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ وہ حضرت سیدنا امام عرش مقام شہزادہ گلگوں قبا شہید کربلا دافع کرب وبلا علیٰ جدہ الکریم وعلیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام والثنا کے دست حق پرست پر بیعت سے مشرف اور آپ کے مرید ہیں، سوداگری کرتے ہیں اپنا سامانِ تجارت لیے ہوئے ایک جہاز پر سمندر کا سفر کررہے ہیں۔ جہاز بھی آج کل کا اسٹیمر اور دُخانی جہاز نہیں بلکہ وہ پُرانے زمانے کا کپڑے کے پردوں سے چلنے والا جہاز ہے محرم ۶۰ھ کا مہینہ ہے، دسویں تاریخ ہے، جمعہ مبارک کا دن ہے، دوپہر کا وقت ہو چکا ہے، سمندر میں طوفان آجاتا ہے، ان کا جہاز طوفان میں پھنس جاتا ہے، پردے پھٹ جاتے ہیں، مستول ٹوٹ جاتے ہیں، ان کو اپنے اور اپنے سارے ملازموں کے ڈوب جانے کا جو اسی جہاز میں ہیں یقین ہو جاتا ہے، یکایک ان کو اپنے پیر دستگیر اپنے مُرشد برحق حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد آجاتی ہے عرض کرتے ہیں: یَا اِبْنَ رَسُوْلِ اللّٰہ اَدْرِکْنِیْ یعنی اے فرزند رسول اللہ! میری خبر لیجئے فوراً دیکھتے ہیں کہ ایک صاحب تیزی سے پانی کے اوپر گھوڑا دوڑاتے ہوئے تشریف لارہے ہیں جن کے چہرۂ انور پر نقاب ہے، کپڑوں پر گرد وغبار اور جابجا خون کے چھینٹے ہیں، دونوں ہاتھوں سے ایک شیر خوار ننھے سے بچے کو گلے سے لگائے ہیں، وہ بچہ اپنے ننھے ہاتھوں کو اُن کی گردن میں حمائل کیے ہوئے ہے، اس بچے کے حلقوم سے کچھ خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں، طوفان کے اندر گھوڑے کو لاکر جہاز کے پاس تشریف لے آتے ہیں، ہاتھ تو خالی نہیں لہٰذا اپنے داہنے بازو سے جہاز کو سہارا دے کر طوفان سے باہر پہنچا دیتے ہیں۔ عبداللہ یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ ہوشربا حیرت افزا منظر دیکھ کر عرض کرتے ہیں کہ حضور کون ہیں؟ چہرۂ انور سے نقاب اٹھا دی جاتی ہے، یہ دیکھتے ہیں کہ میرے پیر دستگیر حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، یہ بے چین ہو جاتے

ہیں عرض کرتے ہیں اے آقا! میری جان، میرے ماں باپ حضور پر قربان میں سرکار کو کس حال میں دیکھ رہا ہوں؟ ارشاد فرماتے ہیں: میرے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والوں، ان کے امتی کہلانے والوں نے میدان کربلا میں مجھ کو گھیرا ہے، چاہتے ہیں کہ یزید جو ایک فاسق و فاجر، شراب خوار، بے نمازی، زناکار، بدکار ہے مجھ سے اس کی بیعت لے کر میرے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین پاک میں رخنہ ڈال دیں لیکن اس لیے کہ دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں رخنہ نہ پڑنے پائے، نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شریعت طاہرہ کے صرف اس مسئلے کی خاطر جو شخص مخالف شریعت اسلامیہ اور فاسق و فاجر ہو اُس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا، اُس کو اپنا قائد اعظم اور امیر المؤمنین بنانا جائز نہیں۔ آج صبح سے اس وقت تک میرے ساتھی اور رفیق، بھائی اور بھتیجے، بھانجے اور بیٹے تین روز کے بھوکے اور پیاسے خوشی خوشی دین حق پر قربان ہو چکے ہیں۔ یہ وہ وقت تھا کہ میں اپنے جگر کے ٹکڑے آنکھوں کے تارے چھ مہینے کے ننھے سے شیر خوار بچے کو اعداء کے سامنے لے گیا تھا کہ جس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا تم کلمہ پڑھتے ہو، جس کا امتی بنتے ہو اُس کا تو حکم ہے کہ کافروں مشرکوں کے بھی بچوں پر رحم کیا جائے، پھر یہ تو تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صاحبزادی کا پوتا ہے، تین روز سے پیاس میں تڑپ رہا ہے، تمہارے خیال میں یزید کی بیعت سے انکار کرنے پر قصوروار ہوں تو میں ہوں، اِس دودھ پیتے بچے نے تمہارا کیا قصور کیا ہے؟ دیکھو ضعف سے نڈھال ہو گیا ہے، نقاہت کی وجہ سے اب تو اس کی آواز بھی نہیں نکلتی، آنکھیں حلقوں میں ڈگمگا رہی ہیں، ہونٹوں پر خشکی سے پپڑی جم گئی ہے، حلق سوکھ گئی ہے اگر تم کو یہ خیال ہو کہ اس کے بہانے سے پانی مانگ کر میں خود پی لوں گا تو تم میں سے بھی ہزاروں اولاد والے ہیں، کوئی شخص جو بچوں کی ممتا رکھتا ہو اس پر رحم کرے، آئے اور میری گود میں

سے خود اپنی گود میں لے جائے، اس بچے کو خود اپنے ہی ہاتھوں سے پانی پلا کر مجھے دے جائے۔ اس پر بھی ان خبیثوں کے دلوں میں رحم نہ آیا، حرملہ بن کاہل شقی نے تاک کر تیر مارا جو اس کے حلقوم پر پڑا یہ بچہ تڑپنے لگا، میں نے تیر نکالا، تیر کے ساتھ ہی ننھی سی جان بھی نکل گئی، میں اس بچے علی اصغر کو میدان کربلا سے خیمے میں لیے جارہا تھا کہ اس کی پھوپھی زینب کی گود میں جا کر دے دوں اور کہہ دوں کہ اپنی بھابھی جان شہر بانو سے کہہ دینا کہ دیکھنا بے صبری نہ کرنا بلکہ اللہ جل جلالہٗ کا شکر کرنا کہ اس نے اپنے کرم سے یہ ننھی سی قربانی بھی قبول فرمالی اور کہہ دینا کہ لو یہ ننھا سا شہید بھی مبارک ہو۔ یہ شربت شہادت پی کر سیراب ہوگیا ہے، اطمینان رکھو اب یہ تم سے پانی مانگنے کے لیے اشارے بھی نہیں کرے گا۔ آب پیکان پینے کے بعد اب یہ ایسی میٹھی نیند سو گیا ہے کہ قیامت سے پہلے کسی کے جگانے پر بھی نہیں جاگے گا۔ ابھی نصف راستے میں تھا کہ تمہاری فریاد میرے کان میں پہنچی۔ خیال ہوا کہ جب تک اس بچے کو پہنچانے جاؤں اتنی دیر میں کہیں تمہارا جہاز ڈوب نہ جائے تو قیامت کے دن تم سے مجھے شرمندگی ہو کہ تم نے مجھ سے فریاد کی میں نے تمہاری فریاد سنی پھر بھی تمہاری فریاد کو نہ پہنچا، اس لیے جلدی سے میں اس ننھے سے شہید کو گلے سے لگائے ہوئے چلا آیا، اچھا اب فرصت نہیں ہے، شربت دیدار کی پیاس بہت تڑپا رہی ہے، عروس شہادت مجھے بلا رہی ہے، لو اب رخصت ہوتا ہوں۔ السلام علیکم۔ عبداللہ یمنی زار و قطار رو رہے ہیں، ہچکیاں بندھی ہوئی ہیں، آنسو پوچھتے ہوئے عرض کرتے ہیں: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہٗ اب جو دیکھتے ہیں تو سواری نگاہوں سے غائب ہو چکی ہے۔ اِس قسم کی کرامتوں پر شاید آج کل کے سائنس پرست تمسخر اڑائیں کہ پرانی کہانیاں ہیں پارینہ قصے ہیں بھلا سائنس کے اصول پر ایسا کب ہوسکتا ہے؟ تو میں ان کا جواب کیا دے سکتا ہوں جن لوگوں کا حضرات انبیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات ہی پر ایمان

نہیں وہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کرامات پر کیا ایمان لائیں گے۔

دیکھ لیجئے آج وہابیہ و نیاچرہ و قادیانیہ اسی غلط و باطل سائنس پر ایمان لا کر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات مبارکہ سے کفر کر رہے ہیں مگر حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلامانِ خاص مقربان باختصاص حضرات اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وہ قاہر و باہر زندہ کرامتیں دنیا میں جلوہ گر ہیں جنہوں نے مادیت پرستی کی دھجیاں اُڑادی ہیں اور سائنس کو اندھا، بہرا، گونگا بنادیا ہے، ریاست پٹیالہ میں شہر پٹیالہ سے ۲۲ رمیل کے فاصلے پر ایک قصبہ سامانہ ہے وہاں کے سادات مشہور ہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتوبات میں ساداتِ سامانہ کے نام ایک مکتوب بھی ہے جس میں وہاں کے ایک خطیب پر شرعی سرزنش وتکونش فرمائی ہے، جس نے خطبۂ جمعہ میں حضرات خلفائے راشدین ابوبکر صدیق وعمر فاروق وعثمان غنی وعلی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے مبارکہ پڑھنا چھوڑ دئے تھے۔ ساداتِ سامانہ کے ایک خاندان میں تسبیح ہے جس کے دانے کربلائے معلیٰ کی مٹی سے بنے ہوئے ہیں جن کا رنگ عام طور پر مٹی کا سا رنگ ہے کہا جاتا ہے کہ اس خاک میں حضرت امام مظلوم سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون مبارک شامل ہے۔ ہر سال محرم شریف کا چاند ہوتے ہی ان دانوں میں سرخی کی جھلک نمودار ہو جاتی ہے اور وہ سُرخی برابر بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ محرم کی دسویں تاریخ ظہر کے وقت ان دانوں کا رنگ ایسا ہو جاتا ہے جیسے بالکل تازہ خون میں ڈبو کر ابھی نکالے گئے ہوں۔ دیکھنے سے خیال ہوتا ہے کہ تر و تازہ خون لگا ہوا ہے ہاتھ میں لینے یا کپڑا لگانے سے ہاتھ اور کپڑے میں بھی خون لگ جائے گا۔ لیکن وہ صرف رنگ ہی رنگ ہوتا ہے اس میں تری مطلقاً نہیں ہوتی، ظہر کی نماز کا وقت ختم ہوتے ہی وہ سُرخی کم ہونے لگتی ہے حتّٰی کی پھر بیسویں محرم شریف کو ان کا وہی معمولی خاکی رنگ ہو جاتا

ہے۔ اللہ اکبر! مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزّت وعظمت پر مٹنے والے ایسے حیّ ابدی ہو جاتے ہیں کہ جس خاک پر ان کے خون کا قطرہ پڑ جاتا ہے اس مٹی کو بھی حیات جاوید عطا فرمادی جاتی ہے۔ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنهُمْ وَارْضَاهُمْ عَنَّا بِهِمْ وَرَضِیَ عَنَّا بِهِمْ فِی الدَّارَیْنِ وَنَفَعَنَا اللّٰہُ تعالیٰ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ بِبَرَکَاتِهِمِ الْقُدْسِیَّةِ وَفُیُوْضِهِمِ الطَّاهِرَةِ اٰمِیْن بِحُرْمَةِ حَبِیْبِهِ الْاَکْرَمِ مَالِکِنَا الرَّسُوْلِ الْاَعْظَمِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَابْنِهِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَاَحْزَابِهٖ وَسِرَاجِ اُمَّتِهِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ وَاَحْبَابِهٖ وَاِمَامِ اَهْلِ سُنَّتِهِ الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ الْعَالِمِ بِدِیْنِهٖ وَکِتَابِهٖ وَعَلَیْنَا وَعَلٰی جَمِیْعِ اَهْلِ السَّوَادِ الْاَعْظَمِ الْمُتَاَدِّبِیْنَ بِتَعْظِیْمِهٖ وَاٰدَابِهٖ۔ اٰمِیْن یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(شمعِ منورہ نجات، صفحہ ۱۷۳ تا ۱۸۵، مطبوعہ عسکری اکیڈمی حشمت نگر، پیلی بھیت شریف)

ردِ وہابیہ فرض اعظم ہے

جب کوئی گمراہ بد دین رافضی ہو یا مرزائی، وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہم خَذَلَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَجْمَعِیْنَ مسلمانوں کو بہکائے فتنہ وفساد پیدا کرے تو اُس کا دفع اور قلوبِ مسلمین سے شبہاتِ شیاطین کا رفع فرضِ اعظم ہے۔ جو اس سے روکتا ہے یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اُس میں کجی چاہتے ہیں۔ اور خلافت کمیٹی کا حیلہ اللہ کے فرض کو باطل نہیں کرتا نہ شیطان کے مکر کو دفع کرنے سے روکنا شیطان کے سوا کسی کا کام ہوسکتا ہے۔ جو ایسا کہتے ہیں اللہ عزوجل اور شریعت مطہرہ پر افتراء کرتے ہیں مستحق عذابِ نار و غضبِ جبار ہوتے ہیں۔..... مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں، گمراہ گروں، بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں۔ اُن پر فرض ہے کہ روافض و مرزائیہ اور خود ان بے دینوں یا جس کا فتنہ اُٹھتا دیکھیں سدِّ باب کریں۔ وعظِ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعتِ رسائل کی حاجت ہو اشاعت کرائیں۔ حسبِ استطاعت اس فرضِ عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں: لَمَّا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَعُ فَلْیُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ وَ مَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّ لَا عَدْلًا۔ (یعنی) جب فتنے ظاہر ہوں یا فساد یا بد مذہبیاں اور عالم اپنا علم اُس

وقت ظاہر نہ کرے تو اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے، اللہ اُس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔ جب بدمذہبیوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث اُن کے دفع کرنے سے روکے اُس پر کس قدر اشد غضب و لعنت اکبر ہوگی۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد۲۱، صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

مذکورہ بالا فتوائے مبارکہ کو بغور پڑھیں اور ایک ایک بات پر گرہ لگاتے جائیں!

(۱) (بدمذہبیت) کا دفع اور شبہاتِ شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے۔ یعنی عقیدہ وایمان کے تعلق سے شبہات پیدا کرنے والی تمام جماعتوں اور تنظیموں کا رد خواہ وہ وہابی جماعت ہو یا دیوبندی، تبلیغی جماعت ہو یا جماعت اسلامی ہر ایک بدمذہب و گستاخ کا ردفرضِ اعظم ہے۔

نماز فرض ہے، روزہ فرض ہے، حج وزکوٰۃ فرض ہیں مگر جب دشمنانِ رسول کے رد کی بات آئی تو صاف طور پر فرمایا کہ فرضِ اعظم ہے اس لئے کہ جب ایمان وعقیدہ ہی نہیں بچے گا تو عمل کس کام کا؟

(۲) ردِّ وہابیت و دیوبندیت سے روکنے والا اللہ کی راہ سے روکنے والا اور اُس میں کجی چاہنے والا ہے۔

(۳) خلافت کمیٹی کا حیلہ اللہ کے فرض کو باطل نہیں کرتا۔ یعنی کسی کمیٹی یا تنظیم خواہ وہ کمیٹی دین کے نام کا ڈھونگ رچے یا سیاست کے نام پر بہرحال اُس کا کوئی حیلہ اِس فرض کو باطل نہیں کرسکتا۔

(۴) ردِّ وہابیہ دیابنہ سے روکنا شیطان کا کام ہے۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ پاکستانی

تنظیم نام نہاد "دعوت اسلامی" نے اپنے منشور میں لکھا ہے کہ ہمارے اسٹیج سے بد مذہبوں کا رد نہیں ہوگا تو اس تنظیم کا بانی اور اُس کے حمایتی فتاویٰ رضویہ شریف کی روشنی میں اللہ کی راہ سے روکنے والے ہوئے یا نہیں؟ اور یہ لکھ کر شیطان ہوئے یا نہیں؟

(۵) کسی حیلہ و بہانہ سے ردِ وہابیت و دیوبندیت سے روکنے والے اللہ عز وجل اور شریعت مطہرہ پر افتراء کرتے ہیں۔ اور مستحقِ عذابِ نار و غضبِ جبار ہوتے ہیں۔

(۶) مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں، گمراہ گروں، بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں۔ یعنی ردِ وہابیت و دیوبندیت و تبلیغیت سے روکنے والے گمراہ، گمراہ گر بھی ہیں اور بے دین بھی ہیں۔

(۷) مسلمانوں پر فرض ہے کہ روافض و مرزائیہ، وہابیہ دیابنہ کا بھی ردّ اور سدِّ باب کریں اور ردِ روافض و مرزائیہ و وہابیہ و دیابنہ سے روکنے والوں کا بھی رد کریں۔ لہٰذا خوب واضح ہوگیا کہ ہم پر فرض ہے کہ ہم پاکستانی تنظیم نام نہاد "دعوتِ اسلامی" کا بھی رد کریں اور صلح کلیت کا بھی رد کریں۔ اور ردِّ وہابیہ سے روکنے مولویوں، مفتیوں اور پیروں کا بھی رد کریں۔

(۸) حسبِ استطاعت اِس فرضِ عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ یعنی یہاں سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ پیسے والے لوگ آنکھ بند کر کے چندہ نہ دیں بلکہ اُسی ادارے کو چندہ دیں جہاں سے ردِّ وہابیہ و دیوبندیہ ہوتا ہو، اُسی ادارے کو چندہ دیں جہاں سے ردِّ تبلیغیت و جماعتیت ہوتا ہو، اُسی تنظیم و تحریک کو چندہ دیں جس تنظیم تحریک سے ندویت و خارجیت و ناصبیت کا ردِّ بلیغ ہوتا ہو۔

(۹) حدیثِ پاک نقل فرما کر فرماتے ہیں: جب بد مذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث اُن کے دفع کرنے سے روکے اُس پر کس قدر اشد غضب و لعنت

اکبر ہوگی۔ یعنی وہابیت ودیوبندیت وندویت وتبلیغیت ودعوتیت وتطہیریت کے رد سے روکنے والا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک فتوے کی روشنی میں خبیث بھی ہے اور حدیث میں وارد وعید شدید سے بڑھ کر اشد غضب ولعنت اکبر کا مستحق بھی ہے۔ (معاذ اللہ)

مولیٰ تبارک وتعالیٰ تمام خبثائے زمانہ کے شر ومکر وکید وفریب سے محفوظ رکھے۔

مناجات

از قلم: شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت صوفی باصفا عارف کامل قلندرِ حشمتی
حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی احمد مشہود رضا خان صاحب قبلہ خوشتر پیلی بھیتی حشمتی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رہبر اعظم شہید کربلا — ناز بردارِ حبیبِ کبریا
حضرت اکبر علی اصغر علی — قاسمِ دلگیر فرزندِ علی
آہ وہ عون و محمد دل ربا — ہوگئے جو اپنے ماموں پر فدا
حضرت عباس شاہ نامدار — زینب وکلثوم کے دل کا قرار
شاہدِ ظلم و ستم صبر و رضا — عابد بیمار وہ زین العبا
وہ شہید زید وہ مردِ جلیل — تھی قرآنِ پاک کی روشن دلیل
چہرۂ زیبا تھا آیاتِ مبیں — عکسِ ذاتِ رحمۃ للعلمین
اے شہیدِ راہِ حق عالیمقام — لیجئے اپنے غلاموں کا سلام
کیجئے ہم پر کرم بہرِ خدا — مشکلیں حل ہوں مرے مشکلکشا
واسطہ خونِ شہیدانِ بلا — غم نہ ہو یارب ہمیں روزِ جزا
بخش دینا اپنے فضلِ خاص سے — ہوں نہ ہم رُسوا کسی انداز سے

شجرۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ حشمتیہ مشہودیہ

میرے مرشد حضرتِ احمد میاں
درد اُلفت جن کے سینے میں نہاں

ہیبت حق جن کے چہرے سے عیاں
شاہ مشہود رضا خوشتر بیاں

ہیں پدر پھر آپ کے شیرِ رضا
ناشرِ دین محمد مصطفیٰ

حضرت حشمت علی عبدِ رضا
جن پہ سایہ تھا جنابِ غوث کا

لرزہ براندام تھے جن سے سبھی
دیوبندی رافضی نجدی شقی

پیر ہیں پھر حضرت احمد رضا
جن کا ناصر ہے خدا پھر مصطفیٰ

مظہرِ فضلِ خدا ہے جن کی ذات
نائبِ خیرالوریٰ ہے جن کی ذات

ہیں مجدّد دینِ حق کے لاکلام
اہل سنت کے امامِ شاد کام

سایہ افگن اُن پہ ہے فضلِ رسول
جن کے دامن میں کھلے رحمت کے پھول

یعنی وہ آلِ رسولِ احمدی
لذتِ یادِ نبی جن سے ملی

بخش دیں دارین کی سب نعمتیں
مل گئیں ہم کو جہاں میں عظمتیں

عارفِ رب اُن کے ہیں پیرِ ہُدیٰ
جن سے راضی ہیں جنابِ مصطفیٰ

تاجِ عرفاں جن کے زیبِ سر ہوا
حضرتِ اچھے میاں بدرالعلیٰ

میرے آقا حضرتِ اچھے میاں
خوش لِقا و خوش ادا اچھے میاں

لاج رکھ لینا مری روزِ جزا
ہوں نہ رُسوا میں حضورِ کبریا

دردِ عصیاں سے شفا دینا مجھے
اپنے دامن میں چھپا لینا مجھے

ہیں وہ صاحبِ فضل و کمال
جن سے راضی ہے خدائے ذوالجلال

پیرِ کامل آپ کے روشن ضمیر
دو جہاں میں ہیں ہمارے دستگیر

یعنی وہ آلِ محمد باصفا
شاہ حمزہ صاحبِ صدق و صفا

روحِ مومن جن سے پائے تازگی
بخش دی جس نے دلوں کو زندگی

آفتابِ ضوفشاں ہے جن کی ذات
پیشوائے عاشقاں ہے جن کی ذات

قلب میں مومن کے جو ہیں جلوہ گر
ہے عیاں نظروں میں جن کی خشک و تر

برکت اللہ شاہ وہ والا گہر
جن کے جلوؤں سے چھپائے منہ قمر

جن کا ڈنکا صحنِ عالم میں بجا
شامیانہ عرشِ اعظم پر لگا

قلب جن سے آپ کا روشن ہوا
شاہ فضل اللہ وہ نورِ ہدیٰ

پیر ہیں پھر شیخ احمد مقتدیٰ
اور پھر سید محمد پیشوا

نورِ عرفاں وہ جمال الاولیا
جن کو حاصل ہوگیا قربِ خدا

شاہ ضیاء الدین شمعِ پُرضیا
عُرف تھا جن کا فقط شیخ جیا

وہ محمد شاہ بھکاری خوش سپر
سید ابراہیم وہ عالی گہر

گلشنِ عرفان پھر جن سے سجا
وہ بہاء الدین شیخِ باصفا

سید احمد اور پھر سید حسن
شاہ موسیٰ وہ ضیائے پنجتن

اور پھر سید علی ہیں خوش لِقا
ہے منور جن سے بزمِ اصفیا

پھر محی الدین ہیں والا مقام
نصرابی صالح سے جو ہیں شادکام

رہبرِ صادق ملے پھر باوقار
وہ شریعت اور طریقت کی بہار

شیخ تاج الاصفیا والا گہر
بندۂ رزاق ہیں وہ خوش سپر

زندگی دی جس نے دینِ پاک کو
سرنگوں فرما دیا افلاک کو

ہیں وہ محبوبِ شہِ ہر دوسرا
سر پہ اُن کے ہے یدِ خیر الوریٰ

جتنے دُنیا میں ولی پیدا ہوئے ۔۔۔ میرے آقا سب میں لاثانی ہوئے
تاجِ شاہی سے ورا ہے لاکلام ۔۔۔ بندگانِ غوثِ اعظم کا مقام
آتشِ دوزخ سے وہ پائے نجات ۔۔۔ نام لے جو آپ کا وقتِ وفات
پیر ہے پھر بوسعیدِ باصفا ۔۔۔ آشکارا جن سے سِرِّ حق ہوا
بوالحسن وہ مَحرمِ اسرارِ دیں ۔۔۔ جن سے خوش ہیں رحمۃٌ للعٰلمین
بوالفرح طرطوسیؔ روشن ضمیر ۔۔۔ عبدِ واحد ہیں تمیمی اُن کے پیر
شیخ شبلی اور جُنیدِ باصفا ۔۔۔ واقفِ آدابِ عشقِ مصطفیٰ
رحمتِ حق جن کے دامن میں نہاں ۔۔۔ بادشاہِ وقت قطبِ آسماں
شیخ سِرّی کو متاعِ آگہی ۔۔۔ حضرتِ معروف کرخی سے ملی
جن کی خاطر پھر درِعرفاں کھُلا ۔۔۔ ہیں علی وہ ابنِ موسیٰ شاہ رضا
جعفرِ صادق کو رکھ پھر دھیان میں ۔۔۔ روشنی آجائے گی ایمان میں
حضرتِ باقر امیر المومنیں ۔۔۔ ہیں پدر پھر اُن کے زین العابدیں
پھر شہیدِ کربلا کا واسطہ ۔۔۔ حضرتِ مولیٰ علی کا واسطہ
واسطہ خاتونِ جنت کا خدا ۔۔۔ فاطمہ کے نالۂ دل گیر کا
سامنے ہو سبز گنبد کا جمال ۔۔۔ موت آئے جب ہمیں اے ذوالجلال
اِلتجائیں سُن لے اے ربُّ العُلیٰ ۔۔۔ اپنے بندوں کی طفیلِ مصطفیٰ
آرزوئیں آج پوری ہوں سبھی ۔۔۔ بہرِ اولادِ علی آلِ نبی
یَارَسُولَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا ۔۔۔ یَارَسُولَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ ۔۔۔ خُذْ یَدِیْ سَہِّلْ لَنَا اِشْکَالَنَا



यह वह महफिल है जिसमें अहमदे मुख़्तार आते हैं!

रोज़ाना बाद नमाज़े मग़रिब

मख़्दूमा मुअज़्ज़मा बाजी साहिबा

رضی المولیٰ تعالیٰ عنہا

के आस्तानए पाक यानी **चमने फ़ातमी**

हशमत नगर, पीलीभीत शरीफ़ में

मीलादे पाके मुस्तफ़ा

علیہ وعلیٰ آلہ التحیۃ والثنا

का एहतेमाम होता है।

लिहाज़ा आप हज़रात से गुज़ारिश है कि शिरकत फ़रमा कर सवाबे दारैन से माला माल हों। और किसी भी अहम जाइज़ मक़सद दीनी व दुनयावी के लिए हाज़िरी दें, इन शा अल्लाह तबारक व तआला मक़सद में कामयाबी हासिल होगी।

تعزیہ والے عقیدۃً ہم میں سے ہیں

(مروّجہ) تعزیہ داری بدعت عملی ہے وہ اِس حد تک نہیں کہ اُس کے مرتکب معاذ اللہ رافضی وہابی وغیرہم خُبثاء کی مثل ہوں یا معاذ اللہ اُن کی جماعت جماعت نہ ہو یا اُن سے اجتناب ایسا ہی فرض ہو جیسا اُن خبیثوں سے ضروریاتِ دین بالائے سر، وہ عقائدِ ضروریۂ اہل سنت کے بھی منکر نہیں۔ نہ محبوبانِ خدا کی معاذ اللہ توہین کرتے ہیں، نہ کسی محبوبِ بارگاہ سے معاذ اللہ دشمنی رکھتے ہیں۔ پھر اُن خبیثوں کو اِن سے کیا نسب، یہ عقیدۃً ہم میں سے ہیں اور جو کچھ کرتے ہیں پیشِ خود محبتِ محبوبانِ خدا کی نیت سے کرتے ہیں، براہِ جہالت و نادانی اُس میں لہو ولعب و افعالِ ناجائز شامل کرتے ہیں۔ لہٰذا اِن کی جماعت پر حکمِ جماعت نہ ماننا محض ظلم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۸، صفحہ ۴۵۵)

تعزیہ کی اصل اِس قدر تھی کہ روضۂ پُر نور شہزادۂ گلگوں قبا حسین شہید ظلم و جفا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیٰ جدہٖ الکریم وعلیہ کی صحیح نقل بنا کر بہ نیتِ تبرک مکان میں رکھنا اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۲۴، صفحہ ۵۱۲)

ASKARI ACADEMY
CHAMAN-E-FATMI
KHANQAH-E-HASANI HUSAINI QADRI BARKAATI RAZAVI HASHMATI
Dargah Mazhar-e-Aala Hazrat, Hashmat Nagar, Pilibheet Shareef
Mobile : 9760863598 E-mail : askariacademy6@gmail.com